فیہن خیرات حسان

رباعیات شہباز

مولوی سید محمد عبدالغفور شہباز

کی نئی تصنیف جس میں

مذہب - قدرت - تعلیم - تمدن - اخلاق وغیرہ پر مختلف

مفید - نو طرز - اور دل چسپ رباعیاں ہیں

مطبع اردو گائید میں منشی ناظر علی کے اہتمام سے چھاپ کر

مصنف موصوف کے ذریعے سے شائع ہوئی

سنہ ۱۸۹۱ع

کلکتہ

پہلا اڈیشن ہزار جلد — قیمت فی جلد ۴ر

وفیہا ما تشتہیہ الانفس و تلذ الاعین

ہندوستان میں اس وقت کلکتے سے بڑی کوئی منڈی تجارت کی نہیں ہی۔ یہی وجہ ہی کہ ہر شہر کے لوگ اس کی طرف حاجت مندانہ دیکھتے ہیں۔ ان کی آسانی اور عافیت کے لیے میں نے ایک (یونیورسل کمیشن ایجنسی) کھولی ہی۔ گھڑیاں۔ جیبی۔ کلاک۔ ٹیم پیس۔ چین۔ زیورات۔ انگوٹھیاں۔ کپڑے۔ ریشمی۔ اونی۔ سوتی۔ پیمگ۔ کلابتون۔ جوتی۔ سلپر۔ میز۔ کرسی۔ الماری۔ جہاز۔ فانوس۔ لمپ۔ لوازمۂ میز۔ لوازمۂ چاے۔ فٹن۔ بگھی۔ پالکی۔ کتابیں۔ قلمی۔ چھپی ہوئی۔ انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ اردو۔ ہر زباں اور ہر فن کی۔ مُہر۔ برنجی۔ آہنی۔ ربڑ کی۔ مونوگرام۔ تصویریں۔ البم۔ آچار۔ چٹنی۔ مربی۔ جلی۔ کیک وغیرہ وغیرہ ہر قسم کی چیزیں میری وساطت سے مل سکتی ہیں۔ جو صاحب جس قسم کی چیز چاہیں تحریر فرمائیں۔ فوراً تعمیل ارشاد ہوگی۔ چھوٹی فرمایشیں بذریعۂ ویلیو پے ایبل جائیں گی۔ بڑی فرمایشوں کی دریافت کرنے کے بعد قیمت نقد آنی چاہیے۔ کمیشن فی سیکڑہ ڈھائی روپیہ۔

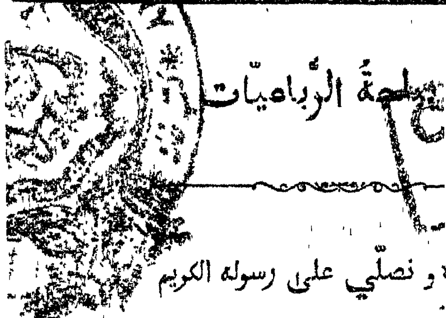
المشتہر

اچ۔ جی۔ علی۔ یونیورسل کمیشن ایجنٹ نمبر ۸۔ غلام سبحان لین۔ کلکتہ

معجون الشباب

یہہ معجون تمام بدن کے اعصاب کو قوت دیتی ہی۔ شباب و جوانی کی روک تھام میں ایک خاص اثر رکھتی ہی۔ مرطوب ملک کے رہنے والوں اور مرطوب المزاج لوگوں کے لیے خاصی اکسیر ہی۔ شراب سے احتیاط رکھنے والوں کو شراب کی سی قوت بخشنے میں بے نظیر ہی۔ بقاء نوع کی لذت انگیز قوت کے ازدیاد اور بقا کا سامان ہی۔ سست اعصاب بھاری سر اور ٹوٹی ہوئی کمر کا تیر بہ ہدف درماں ہی۔ بخیل نہیں ہی مگر مُمسک مشہور ہی۔ جس صحبت میں یہہ ہی زبانوں پر نعوذ باللہ ضرور ہی۔ دماغ کی روشنی دل کا سرور اور معدے کی قوت ہی۔ مقوی اعضاے رئیسہ بدرجۂ غایت ہی۔ ہر سال جاڑے کے ایام میں کھالینے سے سال بھر کے لیے فرصت ہی گویا جاڑوں میں اس کے لیے روپیہ صرف کرنا صحت کی ضمانت ہی۔ ایک چلہ اس کا استعمال ضرور ہی۔ پھر ساری شکایت کافور ہی۔ قیمت ۴۰ خوراک عہ۔ خوراک عہ ماشہ المشتہر





ملحۃ الرباعیات

نحمدہ و نصلّي علیٰ رسولہ الکریم

آج کل اُردو نظم و نثر کي حالت میں حیرت انگیز اور ترقّي خیز انقلاب
ري اور باطني طَور پر واقع ہو رہا ھے - مغربي انشا پردازي کا عمّانِ رحمت
ں زور شور سے ہمارے خُشک اور خزاں دیدہ مرغزارِ ادب کي طرف اُمڈا آ رہا
- ہجومِ منفعت لزومِ خیالاتِ مغربي اور روشہاے جدیدہ کي ہمارے مُلک کے
ن دانوں کي محفلوں میں دھوم ھے - سخن گویوں اور سخن سنجوں کے مذاق
ہ شفق کي طرح جلد جلد بدل رھے ھیں - پُراني روشوں اور قدیم طرزوں
عاشق نشۂ انقلاب سے متوالے ہوکر شاہراہِ انشا پردازي پر بے خلل نئي چالیں
رہے ھیں - روشِ قدیم انشا کي اصلاح کا ہر چار طرف شور ھے - پُرانے قیُود
ري کے بہ ضرورت اور بلا ضرورت بھي توڑ ڈالنے پر بڑا زور ھے - شعرا عرائسِ مضامین

کے سنگار کے اسباب ولایتی مشاطہ کي اونچي دُکانوں سے فیاضانہ قیمت دسے دے
لے رہے هیں - ننّار مکالے - سروالٹر سکاٹ - گولڈ سمتھ - کار لائل - ڈیکن - تھیکری -
اور سرئفت کي معنی خیز اور فصاحت ریز نثروں کي طرز بیں آڑا آڑا کر خوب خوب
ان انشا پردازي دے رہے هیں - تجربہ کار اور مشّاق ناظموں نے بے وفائي کے
ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگا کر نہایت سنگ دلي سے اپني پُراني روشِ سخن پردازي
کو ملک کے مذاقِ جدید کي متواتر - دل آزار - اور پُر اثر چُغلیوں سے مجبور هوکر
چھوڑ دیا هی - اور خیالي انگلستان میں ولایتي پري وشانِ مضامینِ جادو اثر
کي اداؤں سے متاثّر هوکر فرطِ جوش میں بہ مصداقِ کُلُّ جَدِیدٍ لَذِیذٌ بعض باکار اور
منفعت بار مضموں نگاري کي طرز کو جذبِ شوق کي بے اختیاري میں اختیار کر لیا
هی - هر پُرانے خیال کے باجے سے نئے ساز کي آواز ایک نئے راگ میں آرهي هی
قوم کے شامّۂ مذاق میں سخن آفریني کي نئي روشوں کي خوشبو بڑي تیزي سے
باد صبا کي سبک سواریوں پر سوار هوکر صبح و شام غیر محسوس انداز سے جا رهي
هی - نئي روشوں کے بادۂ پر تکالي کے سرورِ لذّت سور سے خُم خانۂ خیال کے طرب رنگ
هال میں جدید انداز سے مُہذّب حال و قال هی - نئي روش کے نئے مُدرّسوں - مُولّفوں
مُصنّفوں - اور پرس کے نا تجربہ کار اور نومشق قائم مقاموں کا نئي انشا پردازي کے
شوق کي پُر لذّت - مُضطرب ساز - اور هوش باز گُدگُدي سے اکثر غلط اور صحیح
ترجمے کي مزہ دار اور غیر محسوس زحمت سہتے سہتے بُرا حال هی - اس
وقت میں همارے مُلک کے قابل نوجوانوں کے سرمایۂ نازش و ناز جناب مولانا
سیّد محمّد عبدالغفور شہباز کا (جن کي عالي خیالانہ بلند پروازیوں کا مسرّت
اور هوش افزا تماشا سپہرِ سحر بیاني و جادو طرازي پر ایک زمانۂ دراز
مُلک کے باخبر اور صاحب نظر تربیت یافتہ سخن فہم دیکھہ دیکھہ کر لُطف اُٹھا رہے

هیں) نادر - نوطرز - اور دل پسند مجموعۂ رُباعیّات هم لوگوں کي دلي توّجه اور هم دردي انگیز التفات کا مستحقّ هی *

صنفِ نظم میں یوں تو هر چیز دل رُبا هی - اور اپني اپني جگهه میں لُطف اور رنگ میں ایک دوسرے سے جُدا هی - مگر رُباعي کي لطافت - نزاکت - قُوّتِ مضامین - دل کش اور مُختصر مُفیدِ مطلب بندش میں ایک خاص قسم کي جادو اثر دل فریبي اور عام پسند مقبولیت هی که جو اکثر طبیعتوں کو بهت بهاتي - اور اکثر گُداز دلوں کو سخت بے چَین بناتي هی - لیکن نظم کي موسیقي میں یهه وه مُشکل ترانه هی جس کا هر خیالي گوّیے کے گلے سے تهیک تال سُر سے اُتر آنا بهت مُشکل هی اور یهي وجه هی که فارسي کے اساتذه میں بهت کم شُعَرا نے اس قسمِ خاص کي نظم کا پُوري طرح سے حُسنِ استعمال کیا هی اور اپني پوري قُوّتِ دماغي و منطقي طاقتِ کهربائي اُس میں بهت کم لگائي هی - عموماً دیوانوں کي ترتیب سے رسمي ضرورت سے شاعروں نے عبث اور الغیات کي ردیف کي غزلوں کي طرح عبث چند متفرق مضامین کي رُباعیاں کهه ڈالي هیں جن سے صاف ظاهر هی که نه تو اُن کو رُباعي لکهنے کي طرف خاص رغبت تهي اور نه اُنهوں نے اُن کے چمن نے میں محنت کی - اکثر اساتذۂ فارسی نے رُباعیوں میں مضامینِ تصوّف آگین و نصیحت قرین اپنے اپنے رنگ میں خوب لکهے هیں اور باغ و راغ - خزان و بهار - معشوقِ گُل عذار اور ساقيِ می گُسار - اُن کے نشاط انگیز سامان اور فرحت انگیزه مُلاز رنگ خوب خوب تصویریں نوکِ قلم سے کهینچي هیں اور بعض خاص شاعروں نے پهر اپنے خاص مذاق کے مُطابق بعض خاص چیز کي تعریف میں نئے انداز سے داد مضموں آفریني و لُطفِ سخن طرازي دي هی جیسے ظرافت اور جدّت کي طریقت کے امام عُمرِ خیّام جنهوں نے اپني خیالي گردشِ جام سے متوالوں کے پُر جوش

و خروش حلقے میں بادۂ گل فام کو نئے انداز اور بڑی دریا دلی سے عام طور پر تقسیم کرکے اپنا نام کیا ھی اور بہت بڑا دائمی صلہ سخن فہموں اور نکتہ رسوں سے داد کا لیا ھی *

اُردو کے ابتدائی زمانۂ شاعری میں چوں کہ غزل کے سوا اَور اصنافِ کلام کی طرف کم توجّہ کی گئی ھی اس لئے پہلے طبقے کے اساتذہ کے کلام میں کوئی قابلِ التفات اور لائقِ نازش سرمایہ رُباعیوں کا نظر نہیں آتا - البتّہ میر درد - میر تقی - سودا اور بعد اُن کے ذوق وغیرہ نے رُباعی کی طرف کسی قدر ممتاز التفات بہ نسبت اپنے متقدّمین کے کیا ھی مگر ان سبھوں نے اکثر اساتذۂ فارسی کا تتبّع کیا ھی اور اس میں اُن کو کہاں تک کام یابی حاصل ھوئی یہہ امر کسی قدر مشکوک ھی - ھاں ذوق کی بعض رُباعیوں سے ایک مزہ دار اور پُر اثر طرزِ خاص جھلکتی ھی جس سے اُس کا سارا کلام بھرا ھوا ھی - بعد اس کے لکھنؤ کے صاحبِ کمال رزم و بزم کے مالک مرثیہ گو شاعروں نے پھر رُباعی پر اپنے اپنے رنگ میں خوب زور لگایا ھی اور بہت کچھہ دادِ سخن گستری و بلاغت و فصاحت دی ھی - ان کی اکثر رُباعیاں مذھبی خیالاتِ حمد و نعت اور زیادہ تر منقبت کے مضامینِ فیض آگیں سے آراستہ ھیں اور کبھی کبھی ان حضرات نے ان رُباعیوں میں شاعرانہ خود ستائی اور میدانِ تعلّی میں باھمی زور آزمائی کا لُطف بھی دکھایا ھی - زمانۂ حال کے پسندیدہ مذاقِ شاعری کے مُطابق بھی چند رُباعیاں بعض وقت اخباروں میں شائع ھوکر نظر فروز ھوئیں مگر ایسا معلوم ھوتا ھی اُن رُباعیوں نے سخن دانوں کے دلوں کو کچھہ زیادہ نہیں لُبھایا اور اسی سبب شاید اُن کا اثر اکثر دلوں پر کم تر دیرپا نظر آیا *

حضرتِ شہباز کی رُباعیوں کی مجموعی قُوّت - دل نشیں اثر - پُر منفعت

سل خوبي - اور نتیجہ بخش دل چسپي ایسي نہیں ھی کہ کوئي کوڑھہ سے کوڑھہ طبیعت بھی اُن کي لذّت سے محروم رہ سکے اور اس گلشنِ معني کي سَیر کے بعد اپنے دامنِ اُمید کو پھولوں سے خالي پاے - اس گلستانِ دانش و اخلاق نشاں کے ترتیب دینے - آراستہ بنانے - اور رونق بخشنے میں مصنّف کے نہایت خوش سلیقہ باغبانِ طبیعت کو بڑي مشقّت - پلّے سرے کي تلاش - اور بڑي کاوش ھوئي ھی کیوں کہ اس میں سب سے زیادہ رعایت اس کي کي گئي ھی کہ ھر مذاق - ھر خیال - ھر روش- اور ھر رنگ کے آدمي کا اس کی گُلگشت سے جی بہلے اور ھر مزاج کو اِس کی سَیر سے تفریح حاصل ھو*

اس باغ میں کہیں مذھبي خیالات کي جناني خلعت بدوش سبز پوش سر بہ سجود جھاڑیوں سے خُدا شناسي اور خُدا پرستي کي وحدت در کنار اور رحمت بار نہر جاري ھی- کہیں صانعِ حقیقي کي پُر حیرت اور سراپا برکت قُدرت کا سیّارہ دریا اور آسماں سا فوّارہ ھزار رنگ سے اُچھل اُچھل کر اھلِ بصیرت کي آنکھوں کي سیرابي اور اھلِ خرد کے دماغوں کي تازگي میں مصروف ھی - کہیں اخلاق کے تر و تازہ راحتِ نظّارہ پھولوں کي روشوں سے ایسي عطربیز اور عنبر آمیز ھوا چلتي ھی جس کي شامّہ نواز اور صحّت بخش بو بد اخلاقي کے مریضوں کے لئے بے شک اکسیر تاثیر ھی - کسي چمن میں تعلیمي فوائد اور تجربوں کا ایسا پُر ثمر شجر نصب ھی کہ جس کے پھل دُنیا کے ھر قسم کے لوگوں کی فائدہ رساني کي ضرورت سے بہشتي میووں کي طرح بلا تکلّف و تکالیف ھر ایک شخص کے خیال کے مُنھہ میں اُس کے سیر کرنے کو خود بہ خود اُڑکر چلے جاتے اور اُس کے تعلیمي خیالات کي بالیدگي اور پرورش میں کام آتے ھیں - کسي گوشے میں ایسا سر سبز- ھوا دار - خنک - اور صحّت بخش تمدّني سمرھوس بنا ھوا ھی جس کي طلسماتي ھوا اور فضا پراگندہ

راے اور غلط خیال مُدبّروں کے دماغ کي کُلّي اصلاح - اور کم زور خیال بژمردہ حال تمدّني مریضوں کي گُزشتہ صحّت اور قُوّت کے لَوٹانے اور سنکے اور بہکے هوئے رفارمروں کے آساني سے هوش میں لانے میں دمِ مسیحائي سے کم اثر نہیں رکھتي - اور جہاں کہ هر مشرب کے تمدّني مجاذیب جاتے هیں اپني بڑ بھول کر تربیتِ هوا کے حُسنِ سُلوک سے سُلوک کي دُھن میں کُچھہ گُنگُناتے اور وهاں کے چند روزہ قیام عافیت فرجام کي بدولت نعمتِ عقل و هوش واپس پاتے هیں - بعض چمنوں میں مختلف مُلکوں اور مختلف قسموں کے پھولوں کے درخت ایك آزادانہ روش سے متفرّق سجائے گئے هیں اور قصداً قُدرتي بے انتظامي اور خود روئي کا خوش نُما اور دل رُبا پرداز دینے کي غرض سے بہت زیادہ اهتمام اُن کي ظاهري آرایش کے متعلّق نہیں کیا گیا - یہہ ٹُکڑا بھی اپني وضع پر بہت هي دل چسپ - نشاط انگیز - اور تفریح بخش هی *

رُباعیون کے اس مُختصر دیوان کے غَور اور انصاف سے پڑھنے کے بعد انجمنِ سخن میں کیا کوئي کافر نعمت آیسا هوسکتا هی جو مُصنِّف کي فکرِ بلند - طبیعتِ خُدا داد - طرزِ نو ایجاد - اور باکار مشقِ سخن اور کامل استعداد کا کلمہ نہ پڑھے ؟ هر قطع کے جواهرِ مضامین کا خانۂ نگیں میں خوش اُسلوبي اِر صفائی سے بٹھانا اور جمانا - بندش کی دل رُبائی اور صفائی - لفظوں کی مُناسب صنعت اور عُمدہ نشست - زبان کي شُستگي اور پاکیزگي - مضامین کي باندي - اثرافشاني - منفعت سرشتي - قافیوں کی دقّت پسندي اور دل فریبي - استعاراتِ دل چسپ اور تشبیہاتِ موزوں کا لُطف - چاروں مصرعوں کا ایک دوسرے سے نہایت آساني اور خندہ پیشاني سے دست و بغل رهنا - اور پھر اخیر میں چوتھے مصرعے کا پُر قُوّت طَور سے چمکنا - ان سب صفتوں نے مل کر

رُباعیوں کو گُل دستۂ لطافت و بلاغت بنا دیا ھی *

سادہ اور پیشِ پا اُفتادہ مضامین کو بندش اور بیان کي خوبي سے وہ درخشاں اور دل پسند پیرایہ ملا ھی کہ ھر طبیعت کو مرغوب ھو - عالي - نازک - اور مُشکل مضامین اس صفائي - آساني - اور شگفتگي سے بندھے ھیں کہ ھر طفلِ مکتب اُن کو اپنے پند نامے کے سبق کي سہولت سے دل نشیں کرلے - ھر مطلب کي طرزِ بیاں میں ایک خاص مزہ ھی جو مضمون سے پہلے خیال میں اپني جگہہ کرکے گویا مضمون کا استقبال اور طبیعت کو اُس کي پزیرفتگاري کے لئے طیّار کرتا ھی - ھر رُباعي میں ایک خاص جدّت اور ھر جدّت میں پھر ایک نئي - تازہ - رواں پرور لذّت ھی جس کا بیان فقط لفظوں کي تایید سے پُر از دقّت ھی - ھر مضمون کا حُسنِ تقریب حد سے زیادہ دل فریب اور حُسنِ قبول سے سراپا ھم آغوش - ھر فکر بلندي اور تازگي کے میدانِ مُسابقت میں دوسری سے دوش بہ دوش - مضامینِ نصیحت آمیز و دانش آموز کا جہاں انبار ھی وھاں طبیعت کے بہلانے کو باغ و بہار کي دل کش کیفیّت کي سچّي تصویر اور قُدرت کا ایسا مُرقّعِ زر نگار بھي ھی کہ جس کے دیکھنے سے طبیعت بشّاش ھو جاے اور بند و نصائح کي کُلفت کا ھلکا سا نقش لوحِ دل سے یک قلم مٹ جاے - جہاں ھر طرح کي سنجیدگي اور متانت سے کلام مالا مال ھی وھاں کہیں کہیں ھلکي سي ظرافت کي ذائقہ نواز اور اشتہا افزا چاشني کا بھي مُہذّب طریقے سے استعمال ھی - ھر پُراني نوراني شمعِ مضموں میں صنعت کي آرایش کے جلوے کي وہ تاباني ھی جس پر نئي روشني کے پروانے بے پروایا نہ جان دیں - اور ھر مغربي عروسِ خیال کي ایشیائي فشن کي مشّاطہ گري سے وہ عابد فریب زیبایش ھی جس کا لوھا بڑے بڑے متعصّب قدیم خیال کے

زاہد منش بے غل و غش بات کی بات میں مان جائیں - ان دو قسموں کے سخنالمذ
مذاق کی رعایت یہہ مُشکل پہلو بہت ہی مُشکل سے ہاتھہ میں رہا ہے
اور یہہ محنت صلے سے بالا اور واقعی ایسی نادر رعایت بے بہا ہے - ہر رُباعی
کسی نہ کسی زینۂ خیال سے با نتیجہ یا بامزہ ہے - اور ہر مضمون مُصنّف
کی غیر معمولی - برق آسا - اور غوّاص قدرتِ مشاہدہ کو بہت صاف طَور سے
دکھاتا ہے - ہر معمولی چیز اور ہر معمولی واقعے اور مُعاملے سے ایک بہ کار آمد
اور مُفید مضمون نکلا ہے - اور کم تر چیزیں اور حالتیں شاید مُصنّف کی نظر
سے ایسی گُزری ہیں جن کا جَوہرِ مضرّت و منفعت کھنچ کر اُن کے دماغ کے
مضبوط اور محفوظ شیشے میں نہ رہ گیا ہو اور جس جَوہر کا عُمدہ استعمال اکثر
ان رُباعیوں میں نہ ہوا ہو - یہہ سود مند چند بند زمانۂ موجودہ کے تمدّنی
تعلیمی - اور اخلاقی انقلابِ حالات و خیالات کے اعتبار سے بہتر از صد بند ہے -
کیوں کہ تجربۂ و مشاہدہ کے مختلف نتیجوں اور ہزاروں پُر منفعت نُکتوں کا دریا
ان چار مصرعوں کے چھوٹے سے کوزے میں بڑی حکمت سے بند ہے *

ہر جدید چیز مُشکل سے کامل ہوسکتی ہے اور اِس کُلّیے سے شاید یہہ
رُباعیاں بھی مستثنیٰ نہ ہوں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرتِ شہباز
نے اپنی قدرتِ اختراعیّہ سے (جو کہ محض ایک فیضِ لم یزلی ہے) ایک نئی
قسم کی یہہ مستقلّ نظم ایسی لکھّی ہے جس کی کوئی نظیر اُردو زبان میں معلوم
نہیں ہوتی اور جو کہ اُن کی نادر (اور جنالتی) قُوّتِ ایجاد اور قدرتِ مضمون
آفرینی کو دکھاتی اور بتاتی ہے - اردو زبان کے ادب میں خواہ وہ نظم ہو یا نثر بہت
بڑا قحط اور جنالتی کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج تک اُس میں کوئی خاطر
خواہ اور تشفّی بخش ترقّی جدید خیالات کے مُحققوں اور مصنّفوں کی تحقیق

اور راے کے مطابق نہیں ہوئي اور گویا کُل شُعَرا بہ استثنا چند خاص لوگوں کے وهي پُرانی لکیر پیٹتے چلے جاتے ہیں اور اپنے خیال اور اپني پیاري زبان کو زُلفِ بیچاں کے جال اور ذلّت انگیز اور آب روشکن وصل کي نکبت اور هجر کے دائمي جنجال سے اپني دماغي کم زوري اور بُزدلي کي وجہ سے نہیں نکلنے دے کر زبان کي وُسعت کو اپني غلط راے کے مُطابق محدود رکھنے پر نازاں- اور اپني مُردہ دلي- پژمردہ خیالي - اور پست همّتي سے آزاد منش - وسیع النّظر- روشن دماغ - اور نو طرز شاعروں اور مصنّفوں کے پُر وُسعت - پُر منفعت - اور پُر جدّت کلام پر نُکتہ چیني کے خواهاں هوکر اکثر بے جا اور آب رو فرسا شوقِ نام وري میں اپني ذلّتِ سراپا حسرت کي شُہرت کے آپ مُحرّک ہوتے ہیں - زمانے نے علم و فن میں اس قدر ترقّي کي هی - مغربي تعلیم کا فیض اس طرح ابرِ نیساں کی طرح سارے هندوستان میں پھیلا هی - اور سلطنتِ انگریزي کے تمدّني اور تعلیمي اثر نے وہ آزادي بخشي هی کہ اب غریب اُردو زبان اس اُنیسویں صدي میں بابل ساماں خیالي چاہِ زنخداں - اور ذلّت و ظلمت نشاں نا صاف وهمي ناف کے زنداں میں کسي خیالي پري وش کے جعدِ مشکیں سے مُشکیں کسواکر اور مار آسا چوٹي کي هتکڑیوں سے دونوں هاتھہ جکڑواکر چند خود غرض اور کوتہ بیں دشمنوں کے بے اصل فخر و مُباهات- اور چند خود مطلب خود سر خُردہ گیروں کے انصاف دشمنانہ خیالات کي بے جا تشفّي کے لیے دائم الحبس نہیں رہ سکتي- اس لیے عقل و انصاف کي گورنمنٹ نے اپني مشہور فیّاضانہ انصاف پسندي اور علم دوستي سے اُس کي آزادي کا قطعي حُکم نافذ فرمایا هی اور اب وہ بہ عنایتِ ایزدي قیدِ دوام سے شادکام نکل چلي - اور آزادي کا دم زور و شور سے بھرنے لگي هی- اور حقارت بار اور جگر فگار چتونوں سے اپنے دُشمنوں اور قیدخانے

کے منحوس جیلروں کي طرف پھر پھر کر دیکھہ - اور بار بار نہایت جگر گُداز اور ذلّت بار چشمکیں اُن کي جانب کر رھي ھي "

ھم اُمید کرتے ھیں کہ یہہ نوطرز اور مُفید رُباعیاں جدید و قدیم دونوں مذاق کے صاحبانِ طبعِ سلیم کو بہت پسند ھوں گي اور اب اِس رنگ میں آیندہ اُور مشّاق اور تجربہ کار شُعَرا بھي خامہ فرسائي فرما کر نہ فقط دادِ سخن گُستري ھي دیں گے بلکہ قوم کو اور مُلک کو اپنے کلامِ نصیحت نظام سے کافي فائدہ پہنچائیں گے - مصّنف نے شوقِ نام وري و شُہرت یا کسبِ منفعت کي غرض سے اپنے دل و دماغ پر یہہ شدید زحمت گوارا نہیں فرمائي بلکہ ایک سچّے مُحبّ قوم اور بھي خواہِ مُلک ھونے کي حیثیّت سے اپني ذھانت - جودت - علمیّت - اور تجربے سے اپنے ابناے جنس کو فائدہ پہنچانے کي ایک مُفید اور بہ کار آمد تدبیر کي ھي - خُدا کرے اس بے مثل نظم کي پُر منفعت شُہرت - حُسنِ استعمال - اور فرطِ پسندیدگي سے اس کي ھر رُباعي چار دانگِ ھندوستان میں قومي ترانہ بن کر ضرب المثل کي طرح زبان زدِ خاص و عام ھو - اور حقّ التّصنیف کي رجسٹري خاص ھو تو ھو مگر اس کي مقبولیّت کي رجسٹري عام ھو *

باقي پور -
۲۴ نومبر سنہ ۱۸۹۰ ع

دیباچہ طراز
بندہ آزاد



بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

مذھب

۱

کیوں کر کوئي اسرارِ الٰہي جانے کیا تاب کہ انسان کماھي جانے
آنکھوں سے حجابِ وھم اُٹھنا معلوم باتیں یہہ خُدا کي ھیں خُدا ھي جانے

۲

ھی مُطلقِ جود ذاتِ باري کا وجود جس وقت ھو جس چیز کي حاجت موجود
یوں طاقِ حرم ھو طاقِ نسیاں پہ تو ھو محرابِ کرم میں تو ھیں سب وقفِ سجود

۳

ھر وقت کفیلِ رزق ھی حُکمِ کُلُوا باطل ھی اسي حُکم سے معدے کا خلو
ھی بارِ عطا سے قامتِ شکر دوتا احساں کے گلوبند سے جکڑا ھی گلو

۴

دُنیا میں نویدِ حسنِ انجام ھی دیں اس غمکدے میں پیامِ آرام ھی دیں
دیں داروں کو لازم ھی بزرگوں (۱) کا ادب ان کي ھی بزرگ داشت کا نام ھی دیں

۵

ھیں اھلِ صفا جو قیدِ مذھب رکھتے عادات و خِصال ھیں مُہذّب رکھتے
ھوتے نہیں وہ حُسنِ عمل سے غافل ھر دم ھیں خیالِ فرضِ منصب رِکھتے

---

(۱) بزرگوں سے بزرگانِ خاندان اور بزرگانِ دین مراد ھیں *

۱۹۱۵ / ۱۲ / ۷

۶

ہی بزم میں ایک صدر و پائیں ہم کو ملحوظ ہیں اخلاق کے آئیں ہم کو
ہم غیر سے بھی کرتے ہیں بھائی کا سلوک شیرازۂ اتّفاق ہی دیں ہم کو

۷

قرآن و حدیث کا اِطاعت گر ہوں یارانِ اولو الامر کا فرماں بر ہوں
بے واسطۂ ائمّہ کہتا ہی قیاس ممکن ہی نہیں مُطیع پیغمبر ہوں

۸

فلاکِ ہدایت پہ ہی انجم کا ہجوم انجم ہیں شیاطینِ ضلالت کو رجوم
ہی مدِّ نظر شب آفریں کی تسبیح جب تارِ نظر میں ہم پروتے ہیں نجوم

۹

بے شُبہہ وہ اہلِ درد ہیں قابلِ رشک جو جوشِ ندامت سے بہاتے ہیں اشک
چھہ دور نہیں اگر ہوں ستّاے بہشت آنکھیں تو بعینہٖ ہیں بہشتی کی مشک

۱۰

بے وجہ نہیں قلب کی سینہ کوبی چلتے ہیں بُری چال یہہ پاے چوبی (۱)
س دامنِ آلودہ کو دھوئیں گے یہی ہیں مردمِ چشم معصیت کے دھوبی

۱۱

ی اس نے کبھی نہ با خُدا کی چوری کی اس نے کبھی نہ نا خُدا کی چوری
ن رات یہہ کام چور نا فرماں نفس کرتا ہی نبی کی یا خُدا کی چوری

۱۲

راہِ بلاغت میں رہے جاتے ہیں تکلیفِ بلاغ پر سہے جاتے ہیں
ا غم ہی کوئی کان دھرے یا نہ دھرے کہنا ہمیں جو کُچھہ ہی کہے جاتے ہیں

قُدرت

۱۳

عیش کا گھر ہی - اس کا اسباب ہی روح مینا ہی یہہ - اور بادۂ ناب ہی روح

---

۱) پای ضعیف با پای استدلال کہ وہ بھی ضعیف ہیں *

یا چنگ مغنّیِ ازل میں شہباز یہہ تن ھی رباب۔ اُس کی مضراب ھی روح

۱۴

دل میں ھی لگا خیال کا ٹیلیگراف سر میں ھی دھرا سماع کا فونو گراف (۱)

آنکھوں میں لگاے ھی تلسکوپ نظر (۲) جاري ھی ھمیشہ ذھن کا فوٹو گراف

۱۵

اعضا و جوارح ھیں گھڑي کے پُرزے ھیں عمر کي کوک تک یہہ چلتے پُرزے

لازم ھی بشر کو قدر ان پُرزوں کي ورنہ کوئي دم میں ھیں یہہ پُرزے پُرزے

۱۶

آتي ھی یہہ آواز خود اپنے سرسے شایان ھی لکھہ رکّھیں گر آبِ زر سے

"دُنیا کے عجائبات مُجھہ میں ھیں بھرے بہتر ھوں میں ھر ایک عجائب گھر سے"

۱۷

ھی سُرخ و سفید جسم میں طُرفہ بہار پاتا نہیں اس کو ظاھري نقش و نگار

ھر عضوِ نظر آتا ھی سانچے میں ڈھلا ھوتا ھی عجیب تن درستي کا سنگار

۱۸

ھو کشورِ صحّت میں اگر کوئي جواں ھر وقت رھے محوِ تماشا انساں

اسٹیج (۳) پہ چہرے کے شب و روز شباب دکھلاے ھنسي خوشي تبسّم کا سماں

۱۹

وہ شخص کہ ھی مزرعِ صحّت کا سانڈ ھی کام میں جس کے عیشِ شیریں کي کھانڈ

دیں سرپہ ھی اُس کے۔ کیوں ھو عقل اُس کي یتیم ؟ دل اُس کا ھی زندہ ۔ کیوں ھو طبع اُس کي رانڈ ؟

۲۰

ھر عضوِ بدن میں چُستیاں آئیں گي ھر گام پہ تنگ سُستیاں آئیں گي

ھو جائیں گے زندگي کے سب کام درست جس وقت کہ تن درستیاں آئیں گي

۲۱

رات آئي مِٹا روز کا جگھڑا ٹنٹا افیون کا نیند نے کِھلایا انٹا

---

(۱) آلۂ نقّالۂ الصوت - (۲) دوربیں - (۳) زینہ جس در تھئیٹر والے تماشا کرتے ھیں *

ہر گھنٹے پہ یوں چنبرِ غفلت میں ہی غُل ہُشیار ! کہ رُخصت ہوا اُور اک گھنٹہ

۲۲

کرتي تو ہی دن کو زندگاني گھائل ہی رات تو رکھّي ہی شِفاے عاجل
بھر جاتا ہی روز خندۂ صُبح تلک ہر زخم مسیحِ خواب کا ہی قائل

۲۳

دُنیا کے اکھاڑے میں ہزاروں ہي دلیر گو جتّے میں فیل زورِ بازو میں ہیں شیر
پڑ جاتا ہی آنکھوں یہ کچُھہ اَیسا پردہ ہو جاتے ہیں پل مارتے میں نیند سے زیر

۲۴

صد شُکر کہ وقتِ صُبح سوکر اُٹّھے غُنچوں کي طرح شگفتہ ہوکر اُٹّھے
ہر طرح دلِ حزیں نے پائي راحت گو عُمر کي ایک رات کھوکر اُٹّھے

۲۵

اُڑکر تمھیں لے جاے کبھي سوے فرنگ مُڑکر کبھي دکھلاے تمھیں خطّۂ زنگ
ہو ایک منٹ میں ہفت اِقلیم کي سَیر سوجاو تو صاف اُڑن کھٹولا ہی پلنگ

۲۶

دیکھا کہ طلسم گَون میں مُضمر ہی بچّوں کي ہی بھیڑ - دل رُبا منظر ہی
پوچھا کہ ہیں یاں رقص میں کیوں بابا لوگ ؟ فطرت نے کہا " ولایتي چکّر ہی "

۲۷

معدوم کا غم - نہ فکرِ موجود کرے محدود خوشي وہ غیر محدود کرے
قائم ہوا گر کہیں لڑکپن کي بہار ہر عُمر میں آدمي بکر کود کرے

۲۸

رُخصت ہوئي طفلي کي وہ صبحِ گُل فام لاتي تھي نسیم جب کہ عشرت کے پیام
پھولي ہوئي ہی خضاب کي مُنہہ پہ شفق پیري کي - خبردار ! کہ آپہنچي شام

۲۹

دکھلائي دیا راہ میں کل بوڑھا ایک رکھتا تھا وہ صورت کي طرح سیرت نیک
جاتا تھا چلا وہ اپنے ہي پانؤوں سے گو (۱) لیتا تھا مدد پہ ہر جگہہ لکڑي ٹیک

(۱) گو اور ٹیک میں ابہامِ لطیف ہی - انگریزي میں گو کے معني ہیں جانا اور ٹیک کے معني لینا *

۳۰

پاتا نہیں مُوت پر کوئي شخص ظفر مُمکن هي نہیں اس سے کسي طرح مفر
هرچندکه اس سفر میں سختي هی بہت سد لے که مصیبت هی تقاضاے سفر (۱)

۳۱

حیرتکدۂ عقل میں چکرا بھي چُکے سر بابِ عبودیت په ٹکرا بھي چُکے
هروقت دکھاتے هیں وه اب مَوت کا ڈر بہتر هی کسي طرح یهه جھگڑا بھي چُکے

۳۲

گو اپني بساط بھر بہت اُڑتے هیں آنکھوں په مگر وهي بڑے پردے هیں
دُشوار هی اَوهام کي ظُلمت سے نجات گولر هی یهه عقل اور هم بُھنگے هیں

۳۳

یهه عُمر کے سال سَو هوں یا هوں نَوّے آ بیٹھیں گے ایک روز چیل اور کُوّے
هو جائیں گے دونوں ان کے پنجے میں اسیر طوطے هوں زبان کے وه یا هوں کوّے (۲)

۳۴

عاشق هو توجسم سا که بےشاهدِ جاں بے هوش هی- بے حواس- بےتاب و تُواں
سینه هی فگار-دل هی شق- خوں هی جگر بند آنکھیں هیں- لیک اشکِ حسرت هیں رواں

۳۵

زینت دهِ دشت و راغ هوسکتے هم خجلت دهِ شبچراغ هوسکتے هم
هوتے اگر اس باغِ جہاں میں هم پھول هر باغ میں باغ باغ هوسکتے هم

۳۶

کس لطُف سے شب سَیرِ نظر میں کاٹي هرگھات طلسم- سِحر تھي هر گھاٹي
صحرا نے لگا رکّھا تھا مخمل کا فرش دریا نے بچھا رکّھي تھي سیتل پاٹي

---

(۱) انگریزي میں سفر کے معنی هیں سہنا - به صیغۂ امر - سه لے - (۲) کُوّے کے دو معني هیں - ایک تو جانورِ مشہور - دوسرے ایک عضو - یہاں دونوں معني ٹھیک بیٹھتے هیں *

۳۷

کیا حُسن جو گُلشن کي زمینوں میں نہیں؟ کیا لطف جو غنچوں کے نگینوں میں نہیں؟
هی صُبح کے وقت شاهدِ گُل میں جو بات واللّٰہ وہ شام (۱) کي حسینوں میں نہیں

۳۸

هی نامیہ یاں اڈیٹر و نامہ نگار دکھلاتي هی طبع (۲) چھاپے خانے کي بہار
از روے خرد رشکِ گرافک (۳) هیں شجر شاخیں هیں جریدہ (۴) - برگ هیں نقش و نگار

۳۹

صحرا میں درختِ سبز رخت آئے هیں فردوسِ بریں سے یہہ درخت آئے هیں
هی تختۂ سبزہ تخت - اور گلبن تاج کس گُل کے لیے یہہ تاج و تخت آئے هیں ؟

۴۰

باغوں میں جو پیڑوں کے گڑے هیں جھنڈے آتے هیں جھکولے ان سے ٹھنڈے ٹھنڈے
هیں امرِ بقاءِ نوع میں مثلِ طُیور گویا هیں یہہ مُرغِ سبز - پھل هیں انڈے

۴۱

شاهانہ ادا سے هی کھڑا هار سنگار قامت پہ هی حُلّۂ بہشتي کي بہار
خوش بو کا کھنچا هی شامیانہ سر پر پھولوں کا بچھا هی فرشِ پُر نقش و نگار

۴۲

بستر پہ کسي حسینِ البیلي کے کچھہ پھول پڑے هوئے تھے چنبیلي کے
شرمندہ تھا اُن کے ڈھنگ سے حُسنِ فرنگ تیور تھے لجائے هوئے مِس ببلي کے

۴۳

بھاتا هی کہاں چمن میں گندھي کا عطر هو پھول کا - خس کا - خواہ مٹّي کا عطر

---

(۱) ملکِ شام کي عورتیں جن کا حُسن مشہور هی یا وہ عورتیں جو شام کے وقت نکھر کر تھوڑی دیر کے لیے حسین بن بیٹھتي هیں - (۲) طبع ایک تو نیچر دوسرے چھاپا - لطفِ ایہام هی - (۳) ایک مشہور انگریزي اخبار جس میں بہت ساري تصویریں هوتي هیں - (۴) شاخ اور اخبار - یہاں بھي وهی لطفِ ایہام هی *

قنّوج میں باغ کے چنبیلی کا ہے متّی سے ہی کھینچتا چنبیلی کا عطر

۴۴

کیا کہنے ہیں نو جوان البیلے کے ہیں ڈھونڈتے ہار موتیا بیلے کے
پھولوں کی طرح جامے میں پھولے نہ سمائیں جس وقت خرید لیں یہہ دو دھیلے کے

۴۵

ترشی میں بہار ہی عجب خوش بو کی خوش بو میں ہی چاشنی غضب جادو کی
ہیں ذائقہ اور مشام دونوں بے خود کیا بات ہی واہ کاغذی نیبو کی

۴۶

شاخوں کو کرے گا شاخ زرّیں جب مور دکھلائیں گی کہرباں زمرّد کے طور
کچھہ روزوں میں پتّے یوں کریں گے ارشاد "مصری کے ہیں کوزے آم کر دیکھیے غور"

۴۷

رزّاق کی رحمت کا جہاں جلوا ہی ہر شاخ میں جلوۂ من و سلوی ہی
حلوے کی دکان ہی وہ کیلے کا درخت کیلا وہ نہیں ہی قدرتی حلوی ہی

۴۸

کس پردے میں ہی نعمت خالق کا ورود اشجار میں رحمت کے لگے ہیں امرود
لذّت وہ کہ ہو خشک زباں شکر سے تر خوش بو وہ کہ ہو فرض بیاں ورد درود

۴۹

معدے سے نکالتا ہی کلفت کا مغز بھرتا ہی قوی میں حسن صحّت کا مغز
سمجھو تو یہہ سر ہی بو علی سینا کا ہی بیل کی کھوپری میں حکمت کا مغز

۵۰

خربوزے کا حق نے نقش پیکر باندھا پڑیا میں عجب قند مکرّر باندھا
اک کوزۂ قند زرد کاغذ میں لپیٹ ہی سبز رسن سے خوب کس کر باندھا

۵

تربز کے ہرے شیشے میں ہی سیر بھری اس شیشے میں ہی طلسم کی جلوہ گری
پہنے ہوئے برف کا گلابی جوڑا ہی چین سے لیٹی ہوئی لذّت کی پری

۵۲

هو کام و زباں کو کیوں نه ترېز کي یاد   شاداب کو جس کي دیکهه دل هوتے هیں شاد
ڈرتا هی مرے سے شکل دُنیا کي کهڑي   هی اس میں عجب مرت کي دُنیا آباد

۵۳

هی برف کے سانچے میں ڈهلا هر هر جز   اِمرت جسے سمجهے گرمیوں میں هر بز
هیں برفیاں سُرخ سبز تهلیوں میں بهري   کب هیں یهه پر آگ کے شهدي تربز

۵۴

بُهتّوں سے دُکان جوهري هیں چهڑیاں   رونق په هیں جن سے زندگي کي گهڑیاں
هی دُرجِ زمرّدیں سے ریسم کي نمود   مُنهه تک هیں بهري جو موتیوں کي لڑیاں

۵۵

کس لُطف سے کهیت میں کهلي هیں کلیاں   آباد هیں اس سبز نگر کي گلیاں
تسبیحِ زمرّدیں سے هی ان کو لگاو   هیں کس کي یهه اُنگلیاں مقرّي پهلیاں؟

۵۶

کامل هی یهه اپنے کام میں نام هی نیم   آسنام کے دل هیں اس کے اثرے سے دو نیم
هر پهول سے آتي هی هواے فردوس   هر پهل سے هی موج زن شرابِ تسنیم

۵۷

تاڑوں نے جو کر رکهي هی جاري یهه سبیل   نکلي هی یهه پیاسوں کے لیے خوب سبیل
هر باغ میں غُل هی في سبیل الله کا   سیراب بهر سبیل هوں ابن (۱) سبیل

۵۸

ساقي هی کبهي تاڑ کبهي نُقل فروش   مدهوش کے سر کو هی کبهي دار و هوش
کنّاس (۲) کبهي هی یهه کبهي هی فرّاش   معمار کبهي هی یهه کبهي خانه به دوش

۵۹

وه تاڑ که جس په واعظوں کي هی لتاڑ   لیتا هی دلی خواهشِ احباب کو تاڑ
هی صُلحِ کُل اس کا مسرب از راهِ صفا   مشرب کي صفا سے خادم القوم هی تاڑ

---

(۱) راه کا آدمي بمعنی مُسافر- راه گیر- (۲) خاک روب *

۶۰

چھل کر جو یہہ آئے تاز کے کوئے ہیں   اترے ہیں فلک سے دودھہ کے دھوئے ہیں
کیا کہیے کہ چھلکے سے جدا ہوتے وقت   کس درد سے پھوٹ پھوٹ کر روئے ہیں

۶۱

آغا - تم ان انگوروں سے کیا پاوگے پھل ؟   ہی اونٹ کے منھہ میں صاف زیرے کی مثل
راجا ہی پھلوں کا گو ہی کھاے اور ہے   سو قطبوں سر ہی حکم راں ایک کٹھل

۶۲

بے جا نہیں ہندووں میں بڑ کی عظمت   ہی قصر زمردیں کی ساری شوکت
رائی سے بڑا نہیں اگرچہ کوئی بیج   لیکن اسی رائی میں چھپا ہی پربت

۶۳

بڑھنا ہی ان اشجار کا گھٹنے کے لیے   سلنی ہی قباے برگ پھٹنے کے لیے
جھومیں نہ بہت کہ کہ رہا ہی تیشہ   "یہہ سر بہ فلک ہیں جڑ سے کٹنے کے لیے"

۶۴

ہی صبح بہار کی خوشی باروں میں   رونق ہی ثوابت اور سیاروں میں
دل میں اتر آنے والی کویل کی وہ کوک   کس شان سے گونجتی ہی گلزاروں میں

۶۵

گلزار میں کویل یہہ نہیں گاتی ہی   سیٹی ہی جو ریل کی خبر لاتی ہی
اپریل زبان حال سے کہتا ہی   اب ریل بہار کی چلی آتی ہی

۶۶

چڑیوں کا ہی وقت صبح گلبن پہ ہجوم   چوں چوں سے مچی ہی ان کی گلزار میں دھوم
ہر نغمے پہ ان کے جھومتی ہیں شاخیں   غنچہ بھی خوشی میں آکے منھہ لیتا ہی چوم

۶۷

جس طرح کہ ہی دل کا تقاضا کہتا   ہی باد سحر سے شوق اپنا کہتا
ہر تیر میں ہی جلے بھنے دل کی صدا   کس دھن میں ہی "پی کہاں" پپیہا کہتا

۶۸

قدرت کی بہار جب دکھاتے ہیں درخت   گلشن میں عجیب گل کھلاتے ہیں درخت

معلوم نہیں شاخوں پہ گاتے ہیں طُیُور یا آپ خوشي میں آکے گاتے ہیں درخت

۶۹

جب برگ شجر کو حُلّه اخضر دیں گے اور پُھول ہوا کو مشک و عنبر دیں گے
شاخوں کے حسیں زمرّدیں زینوں پر خوش لہجہ طُیور خُوب لکچر دیں گے

۷۰

طوطیِ خوش الحاں که هی پھُولوں میں پلي چونچ اُس کي هی باغوں میں خوش آیند کلي
غنچہ یہہ اگر شگفتگي پر آئے هر دیس میں اس سے ہو عیاں رام کلي (۱)

۷۱

جاڑوں میں جو آتے هیں پرندوں کے پرے با ضابطه رهتے هیں ورے اور پرے
اُڑنے میں دکھاتے هیں قواعد کي بہار اچّھا هو جو فوج ان کي تقلید کرے

۷۲

قُدرت کے تقاضوں سے هوئي مجبوري کي کوّے کے جوڑے نے عمارت پُوري
آیا یہہ نظر پھر اُس عمارت میں طلسم کوّے هوئے فیروزۂ نیشا پُوري

۷۳

کرتا نہیں عُمر بھر کسي سے یہہ نباہ کیا جانیں هی کتني مُرغیوں سے اسے راہ
اس تاج کے تیورهي کہہ دیتے هیں مُرغا نہیں قدرتي اودهه کا هی یہہ شاہ

۷۴

کیا غم - هی جو بُوم ایشیا والوں میں شُوم یورپ میں تو اس کي عقل و دانش کي هی دُهوم
دیوانِ متانت میں یہہ روشن دل جج مشغولِ قضا هو جب که روشن هوں نجوم

۷۵

تزئین هی ان سے عَلَمِ قُدرت کي ترکیب هی ان سے پرچمِ قُدرت کي
پہنے هیں جو تتلیاں قلم کار یہہ چھینٹ هی بوقلموني قلمِ قُدرت کي

۷۶

رنگین هیں اُس صاحبِ قُدرت کے بھید هر رنگ میں قُدرت هی جھلکتي جاوید
چرتي هی هري دوب جو کالی بکري هی لال لہو کہیں - کہیں دودهه سپید

---

(۱) رام کلي ایک راگني کا نام هی *

۷۷

حیوان بھي رکھتے ھیں طرب کے اشغال (۱) رقصاں ھیں گدھے بغلیں بجاتے ھیں بغال
ھیں قبر بہ تان سن کي راتوں کو موسیقي کے اشغال میں مشغول شغال

۷۸

ھی زیب بدن اوڈھي فلالین کا سوٹ (۲) ھی بلت لٹک بڑا بوتام آپ سے ٹوٹ (۳)
میدان میں نائٹ (۴) ریم کے بابا لوگ کس ٹھاٹھہ سے ناچتے ھیں ڈانٹے ھوئے بوٹ

۷۹

بندر کہ ھی تقلید زبوں پر مرتا جب ھی قدم انساں کے بر دھرتا
بچہ بھي سمجھتا ھی کہ بہہ نامیموں فطرت کي سبھا میں ھی تمسخر کرتا

۸۰

ٹٹي پہ تھے پھیلے گچھے گچھے انگور ڈوبے ھوئے رس میں میٹھے میٹھے انگور (۵)
اچکي تو بہت پہ لومڑي پا نہ سکي کہنے لگي " کون کھاے کھٹے انگور "

۸۱

خاموش کہ ھی بیان تسمیۂ فار (۶) کرتي ھی موجّہ اس کو توجیہ فرار
بے شک یہہ سخن قریب ھی معني سے بلّي سے فرار کے سبب دور ھی فار

۸۲

شب آکے گھٹا ٹوپ جو پھیلاتي ھی اک مژدہ چھچھوندر کے لیے لاتي ھی
بھرتي ھی ھنسي خوشي گلي کوچوں میں ظلمت اسے لالٹین دکھلاتي ھي

۸۳

سیمابي (۷) سما میں حوت (۸) سیما ھی سمک ھی نجم فروز صاف آنکھوں کي چمک

---

(۱) بغال جمع بغلہ - بغلہ عربي میں خچر کو کہتے ھیں - (۲) انگریزي بوساک - بورا جوڑا - (۳) کمر بند - (۴) مبش بہادر - بہادر اس لیے کہ لڑائي کا جانور ھی - (۵) یہہ حکایت ماخوذ ھی امثال انفماں سے - یہاں لومڑي کي فطرت دکھانے کو لکھي گئی - (۶) فار چوھا - اگر فارّ کا مخفف مانیں تو بھاگنے والا - اگر فار کو انگریزي تسلیم کریں تو دور- دور اور فار میں ترجمۃ اللفظ بھي ملحوظ ھی - (۷) سیمابي سما پارے کا آسمان یعني دریا - (۸) حوت ایک برج کا نام ھی *

(۱)
عینک کا هی تال جن کو هر قطرۂ آب هر موج کي لهر جن کو آبي عینک

۸۴

دکهلایا همیں خضر شجر نے اک شهر رحمت نے بُجها رکهي تهي واں آتشِ قهر
ظلمات میں گولو کے تها وہ شهر آباد تهي موج زن اُس میں زندگاني کي نهر

۸۵

(۲)
پارینہ کتب نہ میکس مُولر دیکهے عبرت کي نظر سے ایک گولر دیکهے
دو انچ کے دائرے میں اتني مخلوق یاں کوئي مُحیطِ صنعِ اکبر دیکهے

۸۶

آتش کدہ جب هو نام موزون گهر کا پانؤں تلک آتا هو پسینا سر کا
هر وقت هوں مِهر کے غضب کے تیور پنکها هی هوا خواہ زمانے بهر کا

۸۷

چلتي هی هواے گرم اُڑتي هی گرد هی گرد و غبار سے رخِ گردوں زرد
بچهوا کے ستم سے هی پریشاں هر فرد هی اپني جگهہ میں گرم پاني بهي سرد

۸۸

پاني سے هیں یاں بهرے هوئے جتنے ظرف سردي سے هیں برف بر سهي رکهتے کچهہ حرف
پچهوا کے هیں یهہ کرشمے سچ کهتے هیں ایجاد هی اهلِ غرب کي صنعتِ برف

۸۹

(۳)
قدُرت نے بنائي هی عجب برف کي کل جس میں کہ نہ کچهہ امونیا کو مدخل
جس وقت دیا رخِ هوا اس نے بدل پل مارتے میں گئي هزاروں من ڈهل

---

(۱) عین اور تال اور قطرے میں لطفِ ابهام هی - (۲) ولایتِ فرانگ کا ایک بهت بڑا پروفیسر جو اول درجے کا عالمِ زباں اور علّامۂ زماں هی - سنسکرت کي قدیم کتابوں سے اس کو بهت ذوق هی - (۳) امونیا ایک مصالح هی جس کی برف بنانے میں بڑي ضرورت هی - بغیر اُس کے برف بن هی نهیں سکتي *

۹۰

کیوں کر نہ ہو دل کو آبِ کُہسار کي پیاس (۱) ھی شیر و شکر جس کي صفائي سے مٹہاس
پاني میں گلاس کي صفائي ھی بھري شربت سے بھرا ہوا ھی پاني کا گلاس

۹۱

فوّاروں کے جہنڈے جس جگہہ گڑتے ھیں موتي ھي وھاں چار طرف جھڑتے ھیں
اربابِ نظر دیکھہ کے قُدرت کي یہہ سیر فوّارہ نمط اُچھل اُچھل پڑتے ھیں

۹۲

دنیا ہوئي زمہریر - برسے اولے خوب ابر کے جوھري نے موتي رولے
ھی جھونپڑا جھونپڑا جواھر خانہ گہر گہر لے جواھر کے خزانے کہولے

۹۳

دن ختم ہوا رات کي نوبت آئي آفاق میں رفتہ رفتہ ظُلمت چھائي
ظلمت میں ھی پُر لُطف خموشي کا طلسم سنّاٹے میں ھی طلسم کي گویائي

۹۴

محلوں میں نہیں وہ گفت گو کا عالم کُوچوں میں نہیں وہ جست جو کا عالم
گرمي کے ھیں دن تمام سنّاٹا ھی دوپہر ھی ٹہیک اور ہُو کا عالم

۹۵

لپٹے ھیں پہاڑ فارغ البالي سے لپٹے ہوئے کُل زُمرّدیں قالي سے
ھی زیرِ نقابِ نیلگوں شاھدِ طبع مشغولِ کرشمہ منظرِ عالي سے

---

(۱) اس رباعي کا لطف پوري طرح جب حاصل ہوگا کہ عربي کے یہہ دو شعر بھي ذھن میں رھیں *

* رق الزجاج و رقت الخمر * فتشابھا و تشاکل الامر *
* لست ادري لرقة و صفاء * ھي في کاسھا ام الکاس فیھا *

اخلاق

۹۶

کُچھہ شی نہین اشرفِ خدائي هونا یا رُستم عقل آزمائي هونا
هو جاتا همارے دم سے هرگھر میں فروغ لازم تھا همیں دیاسلائي هونا

۹۷

کیوں هم بشری جمال پیدا کرتے ؟ کیوں هم ملکی کمال پیدا کرتے ؟
دنیا کے شفا خانے میں هوتے مرهم هر زخم میں اندمال (۱) پیدا کرتے

۹۸

وحشت هي کہاں جو یہہ کسي سے بھڑکیں غصہ هي کہاں جو یہہ کسي پر کڑکیں
بتلاتي هیں ٹھیک ٹھیک منزل کا نشاں هیں جادۂ راستي پہ سیدھي سڑکیں

۹۹

خدمت کے هی در پہ جبہہ سائي کرتا هر راہ میں هی کار روائي کرتا
هادي هی عصاے بے بصر اندھوں کا اندھا نہیں گرچہ رہ نُمائي کرتا

۱۰۰

اس سے کہ کہیں کے شاہ هوسکتے هم یا اس سے کہ کج کلاہ (۲) هو سکتے هم
بہتر تھا کہ خلق کي هدایت کے لیے هر راہ مین شاہ راہ هو سکتے هم

۱۰۱

آخلاق میں هی کمال گنّا کرتا هم میں تو ولي بھي نہیں اتنا کرتا
گر کوئي چکھاتا هی اسے تلخيِ زخم برعکس یہہ مُنھہ اُس کا هی میٹھا کرتا

۱۰۲

کرتي نہیں افسوس زیاں کا رہ رہ گُھٹتي نہیں دل میں رنج و غُصّہ سہ سہ
دکھلاتي هی انجمن میں عالي ظرفي کرتي هی جو نقصاں پہ صراحي قہ قہ

۱۰۳

لکڑي کہهی دل سوزي پہ چولہے میں اڑی هی چشمِ خرد میں روشني اس کي بڑي

---

(۱) زخم کا بھرنا - آرام هونا = (۲) کج کلاہ لقب هی شاہِ ایراں کا *

بھونکوں کي لگي کو ھي بجھانا جو اسے   کس شان سے چُپ چاپ یہہ جلتي ھی پڑي

۱۰۴

کیوں خوں کا ھي پیاسا؟ کیوں ھی خوں پر مرتا؟   رہ پیاسوں کے جمگھٹوں کا دم نو بھرتا
ھی نیر ترّقي میں تنزّل کا شکار ھی قول تنزّل میں ترقي کرتا

۱۰۵

جس حال میں ھوں طبع میں ھو خوش خوئي   جس کام میں ھوں قلب میں ھو یک سوئي
ھوں وقتِ عمل سارے جَوارِح اَعضا   اوقات کے ضبط میں گھڑي کي سوئي

۱۰۶

ھی سامنے میز پر جو رکھّي یہہ گھڑي   جس دن سے کہ صنعت کي ھی جان اس میں پڑي
جب کیجیے نظر- ھی چل رھي اس کي زباں   غافل نہیں اپنے وقت سے ایک گھڑي

۱۰۷

رکھہ دل کو قرینِ مشربِ صافي سے   ھو جاے گي دُور ساري ظلمت جي سے
کھوتے ھیں دلوں کي تیرگي اھلِ صفا   روشن ھی یہہ خُوب لَمپ کي چِمني سے

۱۰۸

ھو خیر سے منظـــور اگر خیرِ نگہ   رہ صحبتِ اھل خیر میں شام و پگہ
ملحوظ بصیرت ھو تو عینک کي طرح   دے اھلِ صفا کو اپني آنکھوں پہ جگہہ

۱۰۹

خوش خُو ھی یہہ بے زباں- مگر ھی خوش گُو   بے عقل ھی- پر ھی عاقلوں کي خُو بُو
از بس کہ حُصولِ شي ھی انجامِ تلاش   ھی حسبِ اُصول فاختہ کي کُو کُو

۱۱۰

معقول ھی کرتا ھی جو چُوں چُوں یہہ چڑا   ھی ھم کو سکھاتا سبقِ چوں و چرا
جس بیل کي کھوپري میں تفتیش نہیں   بے چون و چرا ھی وہ سزاوارِ چرا

۱۱۱

سوچو تو ھی چڑیا کي زباں پر چُوں چُوں   گر غور کرو کہتي ھی مُرغي کیوں کیوں
تفتیشِ سبب کا جو نہ لے ان سے سبق   بے چون و چرا وہ آدمي ھی دوں - دوں

۱۱۲

سنجیدہ خیال جو ہیں مرخندہ خصال (۱) غفلت کو سمجھتے ہیں وبال اور نکال
گردش میں ہیں۔ پرگھڑی کی سوئی کی طرح ہر پہر کے ہی آن کو وقت کا پاس و خیال

۱۱۳

پھیلے ہوئے ہر طرف ہیں حکمت کے ورق کیوں کر نہ ہوں روشن اپنی آنکھوں کے طبق
کہتا ہی "قمر ہی حرکت میں برکتؔ" (۲) ثابت قدمی کا شمس دیتا ہی سبق

۱۱۴

لو کوّوں سے حزم و ہوشیاری کا سبق پھر کتّوں سے لو وفا شعاری کا سبق
اشجار کو بھی ہی بذل و ایثار کا درس دیتی ہی زمین بھی راز داری کا سبق

۱۱۵

میدانِ عمل میں داد حق دیتی ہی بینش کے یہہ ہاتھہ میں ورق دیتی ہی
مردوں کو۔ لڑا کے جان۔ بڑھہ جانے کا گھوڑوں کی مسابقت۔ سبق دیتی ہی

۱۱۶

ہر بزم میں اخلاق کا گُل دستہ ہو ہر رزم میں مرہمِ دلِ خستہ ہو
گر صحنِ خیال کی صفائی ہی غرض جھاڑو کی طرح ابھی کمر بستہ ہو

۱۱۷

معنی خرد پہ ہی خموشی مبنی مسموع نہیں یاں سخنِ لا یعنی
لازم ہی کتاب کی طرح چُپ رہنا ہیں جس کے سکوت میں ہزاروں معنی

۱۱۸

رفعت ہی یہہ ابر کی سخا کے باعث ہی آب کی آب رو صفا کے باعث
بے فیض نہیں یہاں کسی کی عزت گنگا کا مہاتم (۳) ہی عطا کے باعث

۱۱۹

رونق ہی صدف کی یہہ گُہر بخشی سے آوازہ ہی کانوں کا یہہ زر بخشی سے

---

(۱) نکال عقوبت۔ عذابِ جاں۔ (۲) یہہ قول اظامِ فیثا غورسی کے مطابق ہی۔
(۳) عظمت۔ مذہبی تقدس۔ پرستش طلب بزرگی۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہی کہ ایک زمانہ ایسا آے گا جس میں گنگا کا مہاتم اٹھہ جاے گا یعنی لوگ اُس میں نہائیں گے مگر کوئی اجر نہ پائیں گے *

بخشش کا سمجھہ لو بس اسي سے رُتبہ   هی نخل کو رفعت یہہ ثمر بخشي سے

۱۲۰

بنتا نہیں خوش لقا اکڑ کر لقّا   تنتا نہیں حق شناس حق سے حقّا
هر چهوٹے بڑے سے هی وہ جُهک کر ملتا   هی زمزمِ انکسار بر جوسقّا

۱۲۱

(۱)
لے مول تو ای جوانِ رعنا مینا   آجاے گا آپ تجھہ کو مبں نا کہنا
مینا هی جہاں انانیت کا کیا ذکر   هر شخص کي هی زباں په مبں نا- مبں نا

۱۲۲

دل صُورتِ برف رکهتے هیں صاحبِ شرم   صورت میں هی سخت اور معنيٌ هی وہ نرم
هی مشرقِ دل میں مہر پورب کي هوا   ظاهر میں هی سرد اور باطن مبں هی گرم

۱۲۳

هو ڈینگ نه شیخي نه تعلّي هم میں   هر طرح هو اخلاق کي خُوبي هم میں
هو کوہ کي طرح اپني همّت عالي   چشموں کي طرح هو سیرچشمي هم میں

۱۲۴

آخلاق کا هی ساخته پرداخته وہ   دل سوز خلائق کا هی بے ساخته وہ
هی جس کے گلے میں طوق اُلفت کا پڑا   گلزارِ وفا میں هی عجب فاخته وہ

۱۲۵

محنت سے قُوی کے پهول کهِل سکتے هیں   پهل حکمت و تجربت کے مل سکتے هیں
(۲)
کوشش کي نظر میں کب هی مُشکل کا وجود   همّت هو اگر پہاڑ هِل سکتے هیں

۱۲۶

خوبي کا ثبوت هر طرح خوش خو دے   گو لاکهہ بڑے خطاب اُسے بد گو دے
(۳)
گل چینِ معاني نے کہا هی کیا خوب   " جو نام گلاب کا رکهو خوش بو دے "

---

(۱) یہہ رباعي تُلسي داس کے اس قول سے ماخوذ هی: — " مینا نے مبں نا بہا لاکهہ ٹکے بکاے " (۲) هِل اور پہاڑ میں رعایت ترجمة اللفظ هی - هِل انگریزي میں پہاڑ کو کہتے هیں - (۳) گُل چینِ معاني سے شیکسپیر مُراد هی - چوتها مصرعه اُسي کے ایک مشہور قول کا ترجمه هی *

۱۲۷

هي جن میں کمال عقل مندي کي صفت   هي جن کے خیال میں بلندي کي صفت
سُن (۱) لیتے هیں جاهلوں سے بهي عقل کي بات   رکهتے هیں جو معقول پسندي کي صفت

۱۲۸

مت موڑ سخن سے مُنهه که ممقوت (۲) هي وه   رکهه کان (۳) که کان کے لیے قوت هي وه
گر جوهريِ (۴) دل کو هي جوهر کي شناخت   جو بات پڑي کان میں یاقوت هي وه

۱۲۹

هم تم سے یهه بات کام کي کهتے هیں   سچ جانو که بات واقعي کهتے هیں
واقع میں هي شغل زندگاني کي دلیل   مشغول کو نُکته ور بزي (۵) کهتے هیں

۱۳۰

امداد خرد کو دم به دم پهنچائیں   تکلیف بدن کو بیش و کم پهنچائیں
بے کاري کي پهر کبهي مشقّت هي نه هو   گر کام کي مشق هم بهم پهنچائیں

۱۳۱

اچّهوں کي کوئي آن جو صُحبت پالو   هي دل کو یقین اُن کي صحبت پالو
کیا اچهّي یهه بات هي که صُحبت اِن کي   هي اچهّي هي گو هزار دیکهو بهالو (۶)

۱۳۲

بے شغل هي کیوں که کام میں هي بَرَکت   اعمال کے التزام میں هي بَرَکت
اَوقات کي تنگي کي شکایت هي فُضول   اَوقات کے انتظام میں هي بَرَکت

۱۳۳

رکهتا هي یهه محفوظ بلاؤں سے کمال   رهتي هي بهت تنگ حریفوں کي مجال

---

(۱) به فحواے الحکمة ضالّة المومن - حیثما وجدها فهوا حق بها - (۲) بیزاري کي بات - جس بات سے خدا ناراض هو - (۳) مضمون تعیها اذن واعیه - (۴) مضمون فبشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین هداهم الله و اولئک هم اولو الالباب - (۵) بزی انگریزي زبان میں مشغول کو کهتے هیں اور فارسي میں امر هی زیستن سے - (۶) اس میں اهلِ بنگاله کے مذاق کي رعایت هی - بهالو بنگالي زبان میں اچهي چیز کو کهتے هیں - ایهاماً وه معني بهي یهاں درست هیں اور دوسرا مطلب تو ظاهر هي هی *

هى كشورِ دل میں شہرِ عزت کا حصار کہتے ہیں جسے عظمتِ ذاتي (١) کا خیال

١٣٤

عاقل جو ہیں حَزم و ہوشیاري کرتے مُطلق نہیں اعتمادِ یاري کرتے
ہوتا نہیں اُن کو بھائیوں پر بھي وثوق بیٹوں سے بھي ہیں وہ راز داري کرتے

١٣٥

یہہ دارِ خراب گھرهى مکر و فن کا اصلا نہیں اعتماد مرد و زن کا
ہر شخص سے عقل بدگماں رہتي هى واقع میں هى حَزم نام سوء الظّن کا

١٣٦

بے کارهى منطقي کي عقل آرائي بیہودہ هى شاعر کي سخن پیرائي
دریاےحقیقت میں جو ہیں راست شنا آتي هى اُنھي کو شیر کي تیرائي

١٣٧

حق نے جو حواس تجھہ کو بخشے ہیں یہہ پانچ معیار پہ راستي کے ہر ایک کو جانچ
سچّي هي سُناکر اور سچّي هي سُنا سچّي هي کہا کرکہ نہیں سانچ کو آنچ

١٣٨

انصاف نہیں کہ تم غریبوں کو ستاو ہر اچّھے بُرے کو راہ نیکي کي بتاو
کیا خوب هى-دیکھنا- یہہ اچھوں کا سلوک رکھتے ہیں بُروں سے بھي وہ اچّھا برتاو

١٣٩

وہ ترچھي ادا نہ بانکي صورت خوش آئي وہ ناز خوش آئے نہ نزاکت خوش آئي
جس آن کہ چشمِ عقل انساں کي کُھلي خوش آئي تو اک چشمِ مُروّت (٢) خوش آئي

١٤٠

هى کسبِ معاش کا وهي خوب سبق ہر وقت سکھاتا هى - جو حکمت کا ورق
لکھہ لو اسے - لیک روشنائي کي جگہہ ہو چاهیے صرف جاں فشاني کا عرق

١٤١

رکھتے ہیں جو حلم بُردباروں کي طرح کرتے نہیں شور آبشاروں کي طرح

---

(١) انگریزي میں اس کو سلف رسپکٹ کہتے ہیں - (٢) آئي انگریزي میں انکھہ کو کہتے ہیں - چشمِ مروت کے لحاظ سے اس لفظ کا لطف اہلِ نظر پر پوشیدہ نہیں *

گر نارِ غضب کبھي بھڑک اُٹھتي ھی (۱) برساتے ھیں آگ کوھساروں کي طرح

۱۴۲

بے چین نہ ھو غموں میں - غم کچھہ بھی نہیں دم بھر کي یہہ تیس ھی - الم کچھہ بھي نہیں

پائے گا ھر اک دکھہ میں بہت کچھہ آرام گر دل میں یہہ ھی سمجھہ کہ ھم (۲) کچھہ بھي نہیں

۱۴۳

سیماب کہ مضطرب ھی افزوں ز قیاس کر شیشے سے (۳) قائم اپني تمکیں کي اساس

ھر طرح کے سرد و گرم سے ھی واقف ھی صحتِ جسم و فصل کا نبض شناس

۱۴۴

گر کانِ طبیعت میں ھو سیمابِ مزاج اس پارے کا کر شیشۂ تمکیں سے علاج

تا ھو نہ مزاج و فصل کے جاننے میں تھرمامیٹر (۴) و بیرومیٹر (۵) کا محتاج

۱۴۵

دولت کے بھروسے پہ نہ ھونا غافل بہتر نہیں اوقات کا کھونا غافل

واقع میں ھیں بیدار اسي شخص کے بخت (۶) جس شخص کو کرسکے نہ سونا غافل

۱۴۶

کہتے ھو کہ کرلیں گے ھم اس کام کو کل ایسا نہ ھو کل بھي ھاتھہ سے جائے نکل

جس کل سے بنے آج ھي فرصت کرلو کل چاھے چلے یا نہ چلے کام کي کل

---

(۱) جبھی تو آں حضرت نے حلیم کے غصے سے پناہ مانگي ھی - (۲) ھم ضمیرِ جمعِ متکلم - یہہ معنے لو تو مضمون خاصہ صوفیانہ ھی - نفي ما سوی اللہ - اور اگر غم کا مرادف خیال کرو تو بھي حکمت سے خالي نہیں - قل لمن تحمل ھمًا - ان ھمًا لا یدوم - (۳) یہہ رباعي تھرمامیٹر اور بیرومیٹر کي تعریف میں ھی - اس سے ضمناً یہہ نصیحت نکالي ھی کہ انسان کو اپنے طبیعي اضطراب کي (جو اذکیا کا خاصہ ھی) ضبط و تمکیں سے تعدیل لازم ھی - (۴) مقیاس الحرارۃ جس سے حرارت اور برودت دریافت کرتے ھیں - ملمس کي حرارت بھی اس سے معلوم کي جاتي ھی - (۵) مقیاس الموسم - (۶) خواب اور زر و طلا جس کي اشرفي بنتي ھی *

۱۴۷

بے جا ہی سُوال مذہب و مشرب کا ہی قافلے کا قافلہ کنبا (۱) رب کا
یاں درجہ بہ درجہ سب ہیں شایان سلوک مطلب ہی یہہ الاقرب فالاقرب کا

۱۴۸

اُلفت کے پیام لانے والے اخلاق ہر شخص کے دل کو بھانے والے اخلاق
ای خالقِ کُل عطا کر از راہِ کرم کُل خلق کا دل لبھانے والے اخلاق

۱۴۹

شائع ہیں جو لوگوں میں یہہ اخلاقِ رذیل کي ہم نے ہر اک کي کیمیاوي تحلیل
بے حصر بھرے ہیں مکر و فن کے اجزا عیّاري عمرو کي ہی گویا زنبیل

۱۵۰

اخلاق کے روسے ہم ہیں اس درجہ ذلیل گر کوئي کرے بیٹھہ کے ان کي تحلیل
ہر خُلق میں پائے گا وہ فحمیۂ (۲) عیب ہی سوءِ تنفّسِ شرف اس کي دلیل

۱۵۱

چل بسنے سے عقل کے طبیعت ہوئي رانڈ سرکش ہوا نفس سرکش اس رانڈ کا سانڈ
اوقات ہی اس کي فُحش اور پھکّڑ پر ہی انجمن دروں میں یہہ سبزہ بھانڈ

۱۵۲

لازم نہیں اس دولت فاني پہ دماغ کر شکر جو حاصل ہی ترے دل کو فراغ
مت تیغِ زباں سے کر دلوں کو گھائل بھر جانے پہ زخم کے بھي رہ جاتا ہی داغ (۳)

۱۵۳

کج عقل جو ہیں حزم کے ہیں لاگو وہ چوگان مصائب کے ہیں گویا گو وہ
کرتے نہیں حفظِ ما تقدم (۴) اصلا جھک ماریں گے - کھائیں گے بہت ساگو وہ

۱۵۴

کم ظرف نے ڈالي ہی تعلّي کي طرح منصوبے ہیں لاکھوں شیخ چلّي کي طرح

(۱) الخلق عیال اللہ - (۲) فحمیہ عربي میں ترجمہ ہی کاربن کا - اس کا خاصہ یہہ ہی کہ سوءِ تنفس پیدا کرتا ہی - (۳) یہہ قول حضرت علي کرم اللہ وجہہ کا ہی - للّہ درّہ -
(۴) ایک غذائے دوائي جو ڈاکٹر عموماً مریضوں کو بتاتے ہیں - لیکن سا گو بہت کے ساتھہ لیجیے تو لطیف ظرافت بھي ہی *

دو چار هي هيں گرچه گره ميں ببيسے   هروقت هی ترش‌رو وه املي کي طرح

۱۵۵

هرچند کروڑوں هي بهرے هيں کيسے   منحوس(۱) تهي دست هيں کنجوسي سے
هرآن هی وقتِ خير نکالا جاتا   کوڑي هی مگر کهاں نکلتي جي سے؟

۱۵۶

ليتا تها جو بحر ميں تعلّي کي بُخار   جهڑکي تهي نصيب رعد کي- برق کي مار
هی اشک کي جالگي هوئي منهه کي جهڑي   روتا هی مهينوں سے پڑا زار و قطار

۱۵۷

هرعيب سے هی گرچه خوش‌آمد معيوب   بالطّبع هی پر طبع بشر کو مرغوب
قاصد کے ليے هی يهه مقاصد کا حصول   طالب کے ليے هی يهه وُصول المطلوب

۱۵۸

کيوں کر نه هو کشورِ خوش آمد زر خيز؟   زر خيز زميں هی آسماں هی زر ريز
وه لوگ بهي هيں کبهي کبهي اس کے اسير   هی جن کو بهت بهت خوش آمد سے گريز

۱۵۹

شهباز خرد ميں هی دهرا کيا شهباز؟   بے سود هی صيدِ زر ميں اس کي پرواز
هو پنجهٔ اقبال ميں دولت کا هُما   مل(۲) دو کسي اُلّو کو اگر روغنِ قاز

۱۶۰

گر ديجے خوش آمد کا سخن کو پرداز   دشمن بهی کرے حُسنِ رعايت آغاز
دي يوں نهيں پاني نے آسے سر په جگهه   کثرت سے ملا هی تيـــل نے روغنِ قاز

۱۶۱

فی الاصل جو فرضِ منصبي اصلي هی   اصلاح وه اپنے نفسِ خود بيں کي هی
کس طرح وه ديو نفس پرغالب آے   ڈيوٹي(۳) جسے ديوني نظر آتي هی

۱۶۲

کاهل کو حصولِ کيميا هو کيوں کر؟   غافـــل په نگاهِ اوليـــا هو کيـــوں کر؟

---

(۱) عام بول چال ميں بخيلوں کو اسي لقب سے ياد کرتے هيں - (۲) روغنِ قاز ملنا اصطلاح اهلِ فارس ميں خوش آمد کا مُرادف هی ۔ (۳) ڈيوٹي فرضِ منصبي - ديوني اور ڈيوٹي ميں به ظاهرِ نظر کتابةً چنداں فرق نهيں *

روشن کا اگر نہیں میسر تعویذ بتلاو تمہیں رد بلا ہو کیوں کر؟

۱۶۳

روشن ہی اسی میں غولِ صحرا کا چراغ سرسبز اسی سے ہیں ہی بوستاں کے باغ
آباد اسی میں ہیں ہزاروں آسیب اعجوبہ ہی زود اعتقادوں کا دماغ

۱۶۴

کم سن ہو کہ سن رسیدہ - بینا ہو کہ کور ذی علم کہ بے علم - قوی یا کہ زور
ہر دل میں ہی کچھہ نہ کچھہ تحکّم کی آمنگ ہر سر میں ہی کچھہ نہ کچھہ حکومت کا شور

۱۶۵

چلتی ہی زباں کی تیغ ہر ایواں میں جوہر ہی بہت چمکا ہوا ہر انساں میں
پر مرد کے کھلتے ہیں اسی دم جوہر جب جان بر آن بنتی ہی میداں میں[1]

۱۶۶

ہر دل میں جبلّۃً ہی تصنیف کا شوق ہر سر میں ہی طبعًا اختراعات کا ذوق
ہر نطق پہ جاری ہیں مضامین جدید اس باب میں منفرد نہیں غالب و ذوق

۱۶۷

جاری کوئی درس و مدرسہ ہی کرتا اصلاحِ اُمم کا دم ہی کوئی بھرتا
فرزند کی خاطر ہی کوئی وقفِ دعا ہر شخص بقاے نام پر ہی مرتا

تعلیم

۱۶۸

گر چاہے کہ دل سے دور ہو جہل کا میل کہو شمعِ مطالعہ سے تاریکیِ لیل
جنگل سے گزر- دشت میں پھر- کوہ کو پھاند ہو علم کے قلزم کے لیے شوق کا سیل

۱۶۹

شیخی کا چلن نہ ہی مشیخت کا رواج مفقود ہی سکّۂ سیادت کا رواج
اس عہد میں ہی یہہ چہرہ شاہی سکہ کیوں کر نہ ہو نقدِ قابلیت کا رواج

---

(۱) یہاں بھی اہلِ بنگالہ کے مذاق کی رعایت ہی - بر ان بنگالیوں کے روزمرّے میں
جان کو کہتے ہیں۔ پس جان اور پر ان میں ترجمۃ اللفظ کا لطف پیدا ہوا *

۱۷۰

رکھتے ہیں جویاں ذہن و ذکا جن کی طرح — ہے دل سے پسند عقل کو جن کی طرح
بھر بھر کے ہنر کی گاڑیوں میں دولت — لے جائیں گے کھینچ کر وہ انجن کی طرح

۱۷۱

آنکھوں پہ ہے جن کی عینک عینِ علوم — اَعیانِ وجود میں وہ ہیں عَینِ علوم
ہیں چشمِ پدر میں قُرّۃ العینِ پدر — ہیں عینِ خرد میں قُرّۃ العینِ علوم

۱۷۲

نافع نہیں اس دَور میں علمِ اب وجد — ہر در پہ لگا ہوا ہے قُفلِ ابجد
دولت کی تلاش ہے تو کر علم حصول — کوشش سے نہ جی ہار کہ مَن جَدّ وجد (۱)

۱۷۳

جس دم کہ ہے تربیت کا فیضاں ہوتا — ناداں بھی ہے ہوش مند دَوراں ہوتا
وہ چیز ہے تربیت کہ کچھ مُدّت میں — اک قطرۂ ناچیز ہے انساں ہوتا

۱۷۴

مردانہ ہیں معرکوں میں بڑھنے والے — زینوں پہ ترقّی کے ہیں چڑھنے والے
پاتے ہیں تمام قابلوں کی صُحبت — دُنیا میں جو ہیں کتاب پڑھنے والے

۱۷۵

ہے جلدِ کتاب مردِ زیرک کی طرح — دانش جسے جزوِ غیر منفک (۲) کی طرح
گو عینکِ غور ہم لگاکر دیکھیں — کاغذ نظر افروز ہے عینک کی طرح

۱۷۶

اَخبار کی ناو پر جو پار اُتریں گے — بے ہوش چڑھیں گے ہوشیار اُتریں گے
پاؤگے ہر اک علم میں مشق اُن کی چڑھی — ہر فن میں وہ کامل العیار اُتریں گے

۱۷۷

کالج جو عُلوم کی طلب میں جائیں — تہذیبِ کلام کو کلب میں جائیں
مُشکل سے ہو صاف گرچہ آئینۂ دل — آساں رہِ قلب (۳) سے حلب میں جائیں

---

(۱) جوئندہ یابندہ - (۲) ایسا جز کہ جدا نہ ہو سکے - جز میں بہ لحاظِ کتاب لطافِ ابہام بھی ہے - (۳) اس کے دو معنی ہیں دل کی راہ اور مشکل رَاہ - اور یہاں دونوں معنیٰ مُفید ہیں *

۱۷۸

یہہ جَہل کم از لقوۂ و فالج تو نہیں بُقراط سے کم اس کا مُعالج تو نہیں
اَمراض دماغي کا شِفاخانہ ھی تہذیب کے رَمنے میں یہہ کالج تو نہیں

۱۷۹

چُننا ھی کلب میں علم کي میز ہُنر ھو بھوک تلاش کي نہ کیوں زوروں پر
کس لُطف سے دونوں وقت اُڑاتا ھی ھر ایک اخباروں کي حاضري کتابوں کا ڈنر (۱)

۱۸۰

ورزش کي سبھا میں جب نسیمِ سحري لائے گي دیارِ عیش سے خوش خبري
روزانہ لگاکے حسنِ صحّت کے پر ناچے گي پرستاں میں ریاضت کے پري

۱۸۱

بشاش ھو قلب - مُنشرح سینہ ھو ھرِ عضو میں عافیت کا گنجینہ ھو
ھر صُبح کو آئنہ رہے پیشِ نظر تا صورتِ حالِ صحّت آئینہ ھو

۱۸۲

تحقیق کے پھول پر یہہ دیتے جي ھیں ھو گُلبُنِ عقل جس جگہہ راضي ھیں
کرتے ھیں یہہ شہدِ علم حاصل شب و روز معقول پسند شہد کي مکّھي ھیں

۱۸۳

تعلیم کي میزاں میں ھیں تُلتے جاتے ھیں جَوھرِ طبع روز کُھلتے جاتے
ھی عقل کي بزم عالموں سے روشن خود گرچہ ھیں مثلِ شمع گُھلتے جاتے

۱۸۴

جب وضعِ کتاب خانہ سینوں میں نہیں جَوھر ھی مکاں میں مکینوں میں نہیں
پہنچي ھی ھمیں سینہ بہ سینہ یہہ بات جو بات ھی سینوں میں سفینوں میں نہیں

۱۸۵

عالم ھی کتاب خانۂ ربّاني ھر ایک کتاب ھی یہاں لاثاني
ھیں سائرِ انواع حَواشي و شُرُوح اور متنِ متین صحیفۂ انساني

۱۸۶

اس دَیر میں ھیں اگر ترے جمع حواس بُجھہ جاےگي باتوں باتوں میں عقل کي پیاس

(۱) شام کا بڑا کھانا *

هی ان صنموں کی دھونی کونر کی زباں   هر بات هی ان نکوں کی شربت کا گلاس

۱۸۷

فردوسی هر اك كهندر هی پہنے جامہ   هر بیڑ کے هانهہ میں هی طوسی خامہ
هر برگ هی شاہ نامے کا سبز ورق   هر اینٹ هی جلدِ سرخِ عبرت نامہ

۱۸۸

پودے هیں هماری هم نشینی کرتے   اشجار هیں نکتہ آفرینی کرتے
دنیا هی کتاب خانہ عالم هی کتاب   گرزی هی یہیں کتاب بینی کرتے

۱۸۹

کب کہتے هیں هم نہ سیم و زر هم کو ملے   یا زیورِ الماس و گہر هم کو ملے ؟
هو هم کو کمال در بغل علم نصیب   تہذیب در آستیں هنر هم کو ملے

۱۹۰

زر رکھتے هیں کچھہ نہ مال هم رکھتے هیں   پاس اپنے نہ کچھہ جمال هم رکھتے هیں
بدلاو هی اس کمال میں نقصاں کیا   نقصاں میں اگر کمال هم رکھتے هیں ؟ (۱)

۱۹۱

کچھہ شک نہیں عقل هی جہول اور ظلوم   هی علم سے عقل کی جہالت معلوم
شہبازِ نظر کو هی تعاقب شب و روز   پنجے میں نہیں هنوز کنجشکِ علوم

۱۹۲

طالب کبھی اپنا وقت کھوتا هی نہیں   غافل کبھی تحصیل سے هوتا هی نہیں
آرام کہاں لگا طلب کا جب روگ   هی جس کو یہہ دردِ سر وہ سوتا هی نہیں

۱۹۳

لکھنے میں نڈر - نہ بولنے میں بے باک   کیوں کر هو وہ منشی و مقرر چالاک ؟
بالفرض اگر هو میر مچھلی بھی کوئی   غوطوں سے ڈرا تو هوچکا وہ تیراک

۱۹۴

انگلش [illegible] کی لہجہ هی فصاحت کی کلید   مٹی نہ کریں اس کی فصاحت کی پلید
پنجابیوں سے کہہ دوکہ سیکھیں آکر   بنگالے کی مینا سے زباں کی تقلید

---

(۱) اس مضمون میں تعلّی کی، تعلّی هی انکسار کا انکسار - ادنی تامّل کی ضرورت هی *

۱۹۵

ہی دولتِ قومی کو تجارت سے فروغ   اور اُس کو صناعت و زراعت سے فروغ
ہر کام میں ہی فنونِ دانش کی بہار   ہر پیشے میں ہی فنونِ حکمت سے فروغ

۱۹۶

خامہ کہ ہی خوش نگار باغوں کی طرح   ہر وقت ہی ہوشیار زاغوں کی طرح
اِس کے دلِ پُرداغ میں نالے ہیں بھرے   نالوں میں بھرا ہی درد داغوں کی طرح

۱۹۷

واقع نہیں گو نفس میں خلقت کا بگاڑ   ہی شہر دل آباد - ہو بستی کہ اُجاڑ
تعلیمِ خفیف بھی ہی اعلیٰ تعلیم   سچ ہی وہ مثل کہ تنکے اوجھل ہی پہاڑ

۱۹۸

ہی جس کی سرشت میں سفاہت کا مَیل   لے جائے بہا کے گرچہ تعلیم کا سیل
اور کھائے پڑا اگرچہ برسوں غوطے   نکلیگا تو ہوگا پھر وہی بیل کا بیل

۱۹۹

ہرچند دنی کو علم حاصل ہوگا   پھر پھر کے دناءت پہ وہ مائل ہوگا
اسلاف کے آگے نہ جھکائے گا وہ سر   مشکل سے خدا کا بھی وہ قائل ہوگا

۲۰۰

جس علم سے اچھوں کی ہو خوبی ظاہر   ہو اُس سے رذیلوں کی بُرائی ظاہر
ہی دخلِ عظیم علم میں طینت کو   میووں میں ہی تاثیر زمیں کی ظاہر

تمدّن

۲۰۱

ہی طبعِ بشر میں عشق ہی وہ قوّت (۱)   مشہور ہیں جس سے مدنی الطبع

(۱) یہاں عشق سے وہ عام جاذبۂ اُلفت مراد ہی جو افرادِ بشر کو گھروں - گانوؤں - قصبوں - شہروں اور دوسری آبادیوں میں مجتمع - اور ہر ویرانے اور آبادی میں ایک دوسرے کی ہم دردی اور اعانت پر مجبور کرتا ہی *

بے اس کے خراب هوں تمدن[1] کے اُمور الحق که هو باطل اجتماعي هیئت

۲۰۲

هی عشق سے دفع ضار و جذب المرغوب هی عشق سے رفعِ غم - حُصُول المطلوب
پر شرط هی یهه هو عشق پر غالب عقل غالب هو فساد عقل هو گر مغلوب

۲۰۳

اس عشق سے ظاهر هی الٰهي حکمت اس عشق میں مُضمر هیں رُمُوزِ رحمت
هی موجبِ جلبِ نفع و رفعِ زحمت واجب هی بهقدرِ واجب اس کي حرمت

۲۰۴

گر حوصله عاشقي کا انسان کرے معشوق په بے عذر فدا جان کرے
صادق نهیں عاشقِ وطن کا دعوی جب تک نه هزار جان قربان کرے

۲۰۵

هی قوم کا عشق نیک خوئي کي دلیل عاداتِ تمدّن کي نکوئي کي دلیل
هی اپنے وطن[2] کا پان کا سا نقشه عشق اس کا هی صاف سُرخ روئي کي دلیل

۲۰۶

هی بحرِ محبّت میں یهه اُفتادِ بشر[3] امواج کے چو گرد بندھے هیں چکّر
نزدیک میں حسبِ قُرب هی مَوج کا زور هی دُور میں حسبِ بُعد کم زورِ اثر

۲۰۷

آخلاق کے عُنصر هوں اگر اصلِ مزاج جو قوم هو - هو کبھي نه محتاجِ علاج
هو اُس سے همیشه خرقِ عادت کا ظهور حاصل هو اُسے عمرِ ابد کي معراج

۲۰۸

آخلاق کا اعتدال هی صحّتِ قوم صحّت هی بناے همّت و جرأتِ قوم
هی همّت و جُرأت کا تقاضا ثروت ثروت هی عمادِ عزّت و وقعتِ قوم

---

(۱) تمدّن میں سیاست اور معاشرت اور تمام معاملات داخل هیں - (۲) اپنا وطن هندوستان هی اور یهه ایک مشهور بات هی که نقشوں میں وہ پان کي شکل نظر آتا هی - (۳) یهه شاعرِ مشهور پوپ کے ایک قولِ مقبول کا ترجمه هی جس کي لطافتِ تشبیه ظاهر هی *

۲۰۹

مقرون جب اتّفاق سے ہو ہر بات ممکن ہی کہ اقوام میں حاصل ہو ثبات
ہر ملک میں افراد ہیں شکلِ اعضا ہر قوم میں اتّفاق ہی روح حیات

۲۱۰

ایراني فصاحت اور حجازي غیرت یوناني بلاغت اور رومي حکمت
ترکانہ جلادت اور چیني صنعت جس قوم میں عام ہو - ہی قومي غرّت

۲۱۱

ہیں صاف دروں جو سربسر آوردۂ عہد کرتے ہیں وہ کارِ خیر میں کوشش و جہد
ہستي کے وہ ہر پہول سے ہیں فیض رُبا باتوں میں بہرا ہی ان کي اخلاق کا شہد

۲۱۲

ہی یہہ جو ہزار طاق کا قصر بلند جس پر کہ ہی نہ رواق کا قصر بلند
آتي ہی ہر اک سنگ سے اس کے آواز یارو یہہ ہی اتّفاق کا قصر بلند

۲۱۳

گو پانو رواں ہوں یا کرے سر حرکت مقرون بہ اتّفاق ہو ہر حرکت
شایستہ اُمم میں ہی تخالف بہي وفاق ہی ان کي محیطِ (۱) دائرہ پر حرکت

۲۱۴

مرغوب ہو گر تم کو عمومي شاباش ہر طرح کرو دولتِ دنیا کي تلاش
ہیں قوم میں مدّعي ولایت کے بہت افسوس ! نہیں ولایتي عقلِ معاش

۲۱۵

زرکش ہو زر اندوز ہو زر ریز بہي ہو حق گو ہو جفاکش ہو سحر خیز بہي ہو
ذي علم ہو با خبر ہو بس تیز بہي ہو یہہ کس نے کہا کہ تاجر انگریز بہي ہو ؟

---

(۱) محیط دائرہ پر اگر ایک مقام سے دو آدمي مخالف جہت میں حرکت کریں تو چلتے چلتے پہر وہ موافق جہت میں حرکت کرنے لگیں گے اور ابتدا میں اگرچہ دور ہوتے جاتے ہوں مگر پہر قریب ہونے لگیں گے - بس اس مثال میں مخالفت میں موافقت ہی اور بعد میں قرب *

۲۱۶

منڈی معاملہ کا بیٹھنا سیکھو تدبیر دی دل سے کام لینا سیکھو
منڈی میں تجارت کی جو چاھو شہرت جی کھول کے اشتہار دینا سیکھو

۲۱۷

اب کیوں ھو کساد سے تجارت کو باک ؟ ھی سارے فساد سے نظام اس کا پاک
چکّر میں ھی بیوھار کا پُر جوش لہو ھی گردش خوں تمدّنی جسم میں ڈاک

۲۱۸

وہ ڈاک کے سر بہ مُہر آئے تھیلے مضبوط - سبک - وسیع - دو دو کچھ میلے
غم - حوصلہ - شوق - اُمید - ڈر - شُکر - گلہ تھیلوں کو جو کھول دیں تو گھر گھر پھیلے

۲۱۹

پھیلی ھوئی ھر روش میں ھی علم کی بیل گُلزارِ تجارت میں بھی ھی علم کا کھیل
بھجواتا ھی علم کہیں تار بہ نرخ کھنچواتی ھی مال جرِّ اثقال سے ریل

۲۲۰

کیا خوب طلسمِ سلطنت کی ھی بہار انواعِ مضامین سے ھیں صفحے گُلزار
دل کش ھی فُصولِ داستاں کی تقسیم بُستانِ خیال ھیں یہہ یومی اخبار

۲۲۱

بھرتے ھیں نہنگ (۱) کوئلے اور پانی سے پیٹ ھی سیکڑوں ھی گزان کے پیٹوں کی لپیٹ
کیوں مُنہہ سے نہ سات آسمان پھیلائیں جب پیٹ سے لیں سات سمندر کو لپیٹ

۲۲۲

پھیلا ھوا بارود کا پُر شور دُھواں گونجا ھوا توپوں کی گرج سے میداں
تھرّائی ھوئی فیر کے صدمے سے زمیں بھونچال کا بارا ھی - یہہ پیکار کہاں ؟

۲۲۳

تقلید کو کیا ضرور تقیید عیوب کیوں کرتے ھو ھر فعل سے تایید عُیوب
انگریزوں میں آخر ھیں محاسن بھی بہت ھی مُوجبِ ریشخند (۲) تقلیدِ عیوب

---

(۱) نہنگ سے یہاں اسٹیمر یعنی دُخانی جہاز مراد ھیں - (۲) محاسن اور ریشخند میں
ادہم اور موجب میں ضمن الملفظ کی موشگافیاں ھیں *

۲۲۴

هیں مُلکِ فرنگ میں جو با استعداد دیتے هیں بیاں سے قابلیّت نے داد

لیتے هیں لسان سے سناں کا وہ کام کرتے هیں قلم سے فتح اِقلیمِ مُراد

۲۲۵

تصنیف سے اپني گنجِ گوهر هی کوئي تالیف سے اپني مخزنِ زر هی کوئي

هی دفترِ تصنیف کہ کانِ اکسیر ؟ هی نوکِ قلم کہ کیمیاگر هی کوئي ؟

۲۲۶

لکھنے میں سوانح کے امیں هیں انگریز هر حال میں اپنے نُکتہ چیں هیں انگریز

اَعمال هیں اپنے ذرّہ ذرّہ لکھتے آپ اپنے کِرام کاتبیں هیں انگریز

۲۲۷

یورپ کي ولایت میں هیں جتنے مشغول کھاتے هیں هوا وہ روز حسب المعمول

کر دیتا هی باغِ عامّہ (۱) اُن کو هرا هوتے هیں وہ جب و فورِ محنت سے ملول

۲۲۸

هر چند هیں انگریز وطن پر مرتے لیکن نہیں کچھہ سَیر و سفر سے ڈرتے

پھِرچل کے هیں زر سے جیب ودامن بھرتے نام اپنے ولایت کا هیں روشن کرتے

۲۲۹

زر کش هو زر اندوز هو زرریز بھي هو حق گو هو جفاکش هو سحرخیز بھي هو

ذي علم هو باخبر هو گو تیز بھي هو تاجر رهے پُورا هی جو انگریز بھي هو

۲۳۰

کیوں کر نہ هو مرکزِ توجّہ اخبار ؟ کیوں کر نہ هو اخبار تمدّن کا مدار ؟

کتنے هیں ولایت میں اڈیٹر وُزَرا کتنے هیں مُنشیر اور سُفرا نامہ نگار

۲۳۱

صنعت کہ هیں جس میں اهل یورپ اُستاد هی اس سے عجیب کیمیا کي ایجاد

چاندي کي هی کیا اصل ؟ نہیں لطف هی جب سونے سے هو جوهر مِیں زیادہ فولاد

(۱) عام نزهت گاہ جیسے کلکتّے میں ایڈن گارڈن یا حیدرآباد میں باغ عامّہ *

۲۳۲

پتھر سے بهي کوئي اصل هی - لیک هنر   اس خام کے حق میں بهي هی اسیر اثر
چاندي نه هو کیوں اس کي نظر میں هلکي؟   میزانِ خرد میں جب هو هم پلّهٔ زر

۲۳۳

جو کرتے هیں دستِ نیچرّیت میں چرا   جب کرتے هیں بحثِ خلق میں چون و چرا
میموں کو بتاتے هیں کبهي اپنا بزرگ   آشجار سے هیں کبهي ملاتے شَجَرا

۲۳۴

یهه طبع پرست جرگه هیں حرص پرست   حیواں کي طرح هیں حوصلے ان کے پست
کوثر انهیں بار - بار (۱) میڈیں (۲) حوریں   اس درجه هیں یهه شرابِ غفلت سے مست

۲۳۵

هی جینے کا - کهتے هیں - مزه تا لبِ گور   بندهتا نهیں زخمِ جاں کا گویا انگور
هیں عقل پرست روبهِ کوته دست   انگورِ جناں هیں ان کو کهتّے انگور

۲۳۶

شکوک
یاں سالک و مجذوب کا یکساں هی سلوک   مذهب کي طرف سے کُل دلوں میں هیں
بوتل کي هی پیاس اور هوتل کي هی بهوک   حق یهه هی که النّاس علیٰ دین ملوک

۲۳۷

انگریزوں سے جو مُعاشرت کرتے هیں   منسوخ درِ مُناکحت کرتے هیں
رکهتے نهیں کچهه مُواکلت سے پرهیز   مشروب میں بهی مُشارکت کرتے هیں

۲۳۸

مُصلح هیں جو هم میں فردِ کامل کي طرح   هی اُن کي زبان سے الگ دل کي طرح
هیں گرچه زباں په چکني چکني باتیں   دل میں هی بهري سیاهي پنسل کي طرح

۲۳۹

آنکهوں په رهے شب کو پڑا پردهٔ نَوم   اور پیٹ کے دهندوں میں کٹے اکثر یوم
پهر بیسیوں عورتوں سے دل هو اٹکا   اس مُرغ کي بهي زباں په هو حُبّ القوم (۳)

---

(۱) شراب کي ولایتي دُکان - (۲) وه عورتیں جو دُکانوں پر ولایتي انداز سے شراب بیچتي هیں - (۳) حُبّ القوم اُس آواز سے بهت قریب هی جو مُرغے کے منهه سے بانگ دیتے وقت نکلتي هی *

۲۴۰

غیرت میں - کیاست میں - شجاعت میں همت میں - مروت میں - عبادت میں هو
لالچ سے - مشیخت سے - تعلّی سے هو دور اتنا هو کوئي تو قوم کا هو هم درد

۲۴۱

اس وضع میں کیا شانِ حکومت کی هی سیر هو جاتي هی تربیت کتنوں کي حالت غیر
هر شر سے بچاتا هی یهه هنگامِ سفر کیوں کر نه منائیں کوٹ بتلون کي خیر؟

۲۴۲

مُصلح کي هر ایک مصلحت هی اک جُھوٹ مُفسد هی هر ایک مشورت هی اک پھوٹ
تنتا هي غرورِ کوٹ و بتلوں میں غضب مهمیزِ سمندِ ناز هی جنگي بوٹ

۲۴۳

گھر والوں کو مُشکل هو جسے خوش کرنا خوش جس سے نه هوں شهر کے پیر و برنا
جس سے که نه همسائے هوں دم بهر راضي کیا جانے وه دمِ عشقِ وطن کا بهرنا

۲۴۴

کر دیتي هی لوحِ دل کو کالا تعلیم رکھتي هی اثر هم په نرالا تعلیم
اِدبار کے باعث هی ترقّي معکوس آسفل کو لیے جاتي هی اعلیٰ تعلیم

۲۴۵

اِدبار میں تدبیر کي چلتي هي نهیں ثروت کي کوئي شکل نکلتي هي نهیں
هی کاسۂ تقدیر میں دولت کي دال تدبیر کي اُس میں دال گلتي هي نهیں

۲۴۶

جاتے هیں جدهر اُسي طرف ٹکّر هی اِدبار میں عافیت رفو چکّر هی
پڑتا نهیں مُنهه میں ایک دانه آ کر چکّي کي طرح گرچه سدا چکّر هی

۲۴۷

هی چرخِ فنوں په مهر ساں جن کو سلوک هیں گردشِ افلاک سے اکثر مفلوک
خورشید بهي هی اس کي شهادت دیتا روشن هی یهه مضمون که لِلشمسِ دُلوک (۱)

۲۴۸

اس دور میں کالوں کو نرالے غم هیں کالوں کي طرح ڈرانے والے غم هیں

---

(۱) للشمس دلوك یعنی آفتاب کو زوال هی *

ہی ہند کے نام کی رعایت شاید گھیرے ہوئے ہم کو کالے کالے غم ہیں

۲۴۹

ہم عُہدوں پہ سلطنت کے مامُور نہیں پھر ہم میں مقابلے کا مقدور نہیں
ہی اب تو کچھہ اِختیار سے باہر بات مجبور ہیں ہم - اگرچہ مجبور نہیں

۲۵۰

بازارِ تجارت میں ہیں دلّال سے ہم میدانِ زراعت میں ہیں پامال سے ہم
صنعت پہ ہی آج کل کلوں کا قبضہ حکمت کے دیار میں ہیں کنگال سے ہم

۲۵۱

رکھتی نہیں یہہ نقشِ تجارت کا اثر پھیلاتی نہیں مُلک میں اخبار و سِیَر
ہی ہم میں اسے بس مرض و مرگ سے بحث آفت کی خبر ہی تار برقی کی خبر

۲۵۲

رکھتا ہی عجیب کشورِ ہند آفاق چھائی سبھی جا ہی ظُلمتِ شامِ نفاق
دھقانی و شہری ہیں سبھی وقفِ خلاف ہر چند ہی مُقتضیٔ تمدّن کا وِفاق

۲۵۳

بے فیض ہیں برھمن - مُعاند چھتری ظالم ہیں یہہ راجپوت - اظلم کھتری
پاتے ہیں غریب اس کے سایے میں پناہ ہی ان سے ہزار درجہ بہتر چھتری

۲۵۴

اسلام کی قوم پر مَرَض ہی طاری ہر عُضو پہ ہی حُکم مرض کا جاری
ہیں پاس کھڑے سارے اطبّا مایوس کھولے ہوئے یاسین ہیں سرھانے قاری

۲۵۵

بحراں میں ہی گرچہ اُمّتِ مُصطفوی پر شُکر کی جا ہی کہ طبیعت ہی قوی
غالب ہی کہ ہو جاے گا مغلوب مرض ہو جاے گی اِصلاحِ شیونِ (۱) حَیَوی

۲۵۶

لوگوں کے خیالات میں ہی کیوں یہہ جمود ؟ کیا پیش نہیں مسئلۂ نام و نمود ؟
آئیے یہہ نکل زاویۂ عزلت سے قائم یہہ کریں ھمّتِ عالی کا عمود

---

(۱) وہ باتیں جو حیات سے متعلّق ہیں *

۲۵۷

جنگلی بھی ھیں بنانے کے شہری کی طرح چھائے ھیں یہہ ھر جگہہ کچہری کی طرح
مستول پہ ھمّت کے - جہاں ھو طوفاں چڑھہ جاتے ھیں کم بخت گلہری کی طرح

۲۵۸

پڑھہ لکھہ کے مہذّب ھیں جو بابو بنتے ھیں علم سے سر بسر وہ قابو بنتے
راھوں میں طلب کی دوڑ کر صورتِ سیل کوشش کے چمن میں ھیں چکابو بنتے

۲۵۹

اَعیانِ بنی عیش کہ ھیں عینِ عیوب ھی ایک انھیں عینِ عیش اور عینِ عیوب
ظاھر میں ھیں گرچہ قرّۃ العینِ پدر معنیً ھیں و لیک قرّۃ العینِ عیوب

۲۶۰

مشّاق ھیں خوب عشق کے کھیل میں ھم اُستاد ھیں عشق بازوں کے میل میں ھم
تا عیش کے آگ بوٹ پر پال اُڑائیں ھیں گرمِ رحیل حرص کی ریل میں ھم

۲۶۱

اَحباب جو ھیں یہہ لولیوں سے مصروف ھیں ظرفِ رذالت کے وہ گویا مظروف
مجہول نہ کیوں ھوں چھوڑ کر اھل و عیال کرتے ھی نہیں مُعاشرت بالمعروف

۲۶۲

ھی بگڑی ھوئی بہت شریفوں کی طرح پیش آتے ھیں یاروں سے حریفوں کی طرح
ظاھر میں کریں گرچہ وہ شیریں سُخنی باطن میں سیاہ ھیں شریفوں کی طرح

۲۶۳

کس برتے پہ نوّاب ھو مشہورِ جہاں ؟ کنکوّا بٹیــــر اور کبـــوتر وہ کہــاں ؟
جانے دو نہیں پاس گرافیوں کی سند دکھلاو لبِ جــام پہ مینا کا دھــاں

۲۶۴

آسیبِ (۱) جہالت کہ شریفوں میں ھی عام بگڑی ھوئی ھی شکل بھی اس سے تمام
کم رکھتے شگــون و فال سے گر سرو کار اس باغِ جہاں میں یوں نہ ھوتے بد نام

---

(۱) اس رباعی کی تہنی میں سیب - شریفہ - آم - بہی - کمرکھہ - فالسہ چھہ پھل مذاقِ سلیم کے لیے لگے ھیں *

۲۶۵

رقّت کي هی جا جو هی کدورت ان کو بتلائیں اطبّا کوئي صورت ان کو
إسراف کے هاتهوں هیں یهه خوش حال تباه إمساک کي بے شک هی ضرورت ان کو

۲۶۶

میراث کي فکر میں نہیں جس کو قرار لازم هی که کرگسوں میں هو آس کا شمار
مرنے سے کسي کے آس کو کیا هو عبرت ؟ مُردوں پہ هو جس کے عیش کا دار و مدار

۲۶۷

دولت هی سزاوارِ ملامت گویا اقبال نہیں وجهِ سلامت گویا
ایماں سے هیں بے نصیب اکثر اُمرا افلاس هی ایماں کي علامت گویا

۲۶۸

إسلام میں دولت هی ملامت گویا ایمانِ غني نہیں سلامت گویا
مُفلس هي کو کچهه دولتِ ایماں هی نصیب افلاس هی ایماں کي علامت گویا

۲۶۹

دولت نہیں جب تک یهه زبوں رهتے هیں محرابِ دعا میں سرنگوں رهتے هیں
آجاتي هی جس وقت گهران کے دولت پهر کیا هي یهه سرگرمِ جنوں رهتے هیں

۲۷۰

غفلت کے نشے میں کوئي سونا دیکهے پل مارتے میں تباه هونا دیکهے
غافل اُمرا کي هی یهه دولت کي مثال جس طرح کوئي خواب میں سونا دیکهے

۲۷۱

کامل وہ جو تهے عهدِ دوانیقي (۱) میں اوقلیدس و جبر و ارثماطیقي (۲) میں
اُستاد هیں اب ریاضيِ (۳) اُلفت کے مشّاق هیں عاشقي کي موسیقي میں

۲۷۲

میدانِ ترقّي میں هیں آگے اُمرا طی کر چکے هیں تمام زینے اُمرا

---

(۱) منصورِ دوانیقي خاندانِ عبّاسیه کا دوسرا خلیفه جس کے عهد میں مسلمانوں میں ریاضي کے بڑے بڑے کاملین موجود تهے - (۲) فنِ حساب - (۳) موسیقي بهي ریاضي کا ایک شعبه هی اور اب هماري ریاضي داني بهت کچهه اسي پرموقوف هی *

عشرت کے فنوں میں سب کے سب ہیں کامل هیں کس یونیورسٹی کے ام اے اُمرا ؟

۲۷۳

هیں شہروں میں مُشتہر جو یہہ نیم حکیم اخلاق کے رُو سے ان کی حالت هی سقیم
هی یاں کوئی عیّاش (۱) رئیس الاعضا سند هیں اُسی کے هیں یہہ عیّار ندیم

۲۷۴

جب داغ کلف هی مُنہہ کی رونق کہوتا اور قلب حزیں هی اپنا دکھڑا روتا
امروھے کے شیخ سدّو کی صورت میں قحبہ پہ بڑھاپا هی مُسلّط هوتا

۲۷۵

لٹھہ لے کے کبھی یہہ بے دھڑک اُٹھتے هیں بجلی کی طرح کبھی کڑک اُٹھتے هیں
آفت هیں یہہ قُل اعوذ بے مُلّا نے بارود نہیں مگر بھڑک اُٹھتے هیں

۲۷۶

اِستنجے میں جو لوگ غُلو کرتے هیں ڈھیلوں پہ جو سخت گفت گو کرتے هیں
پیشاب کو جو لوگ بتاتے هیں نجس پیشاب سے لوٹے کے وضو کرتے هیں

۲۷۷

شیخی کی وہ لیں - ضرور لیں - بےشک لیں مسجد نہیں قصرِ خلد میں کوشک لیں
معنیِ کُلُوا کی هی یہہ ساری تفسیر شکلیں هیں یہہ جنّتی اکل کی هیں شکلیں

۲۷۸

هی حلقۂ دام حلق کا حلقہ بگوش هی طبلِ شکم سے صید گاهوں میں خروش
هی چولہے میں بھوک نے یہہ بھڑکائی آگ هانڈی میں هی گرم جوشیِ معدہ سے جوش

۲۷۹

تصنیف پہ راغب هو اگر طبعِ ضعیف هر صفحے میں هوں درج مضامینِ سخیف
اصلا نہ هو اُس میں حقّ و باطل کی تمیز حق تھو کا سزاوار هو حقّ التصنیف

۲۸۰

کرنے هی کو هی یہہ بحث ممنوع نہیں هی یہہ بھی کوئی وضع کہ موضوع نہیں

---

(۱) وہ عضوِ رئیس جس پر بقاءِ نوع منحصر هی لیکن جس کا زیادہ‌تر استعمال بیہودہ عیّاشیوں میں هوتا هی *

چھپوائي هی زورِ طبع دکھلانے کو مطبوع تو هی و ایک مطبوع نهیں

۲۸۱

هی فیضِ ازل سے جن کي طینت طاهر اور هیں وه فنون شاعري میں ماهر
هوجاتے هیں پاکیـــزه خیالات آمم کرتے هیں خیالاتِ مجب اپنے ظاهر

۲۸۲

سرفکرِ خوش آب سے هی سر چشمۂ آب یهه پانچ حواس هیں خیالي پنجاب
توپي نهیں سر په - ڈوب کر کر دیکھو دریاے خیالات سے اُبھرا هی حباب

۲۸۳

هی باغ معاشرت کي تزيیں معقول تحسیں میں هی نخل بقدرِ قدرت مشغول
هر شاخ هی اخلاق کي کلیوں سے لدي هرگُل هی خوش اخلاقیوں سے خوش بر پهول

۲۸۴

اولاد کا عیش مهرِ مادر ڈهونڈے هر حال میں دن رات برابر ڈهونڈے
پائے گا نه اس مهر کا دنیا میں جواب سُورج بهي اگر چراغ لے کر ڈهونڈے

۲۸۵

یهه بات عجب نگاه میں آئي (۱) هی هر طرح سے جو خیال کو بهائي هی
یوں کوئي هو لاکهه اپنے گهر میں یوسف بهائي هی ادا جس کي وهي بهائي هی

۲۸۶

بُوڑهوں کي هیں کم اگرچه مائیں موجود پهر بهي نهیں مادري محبّت مفقود
مافات کي مالوف تلافي کے لیے پاتے هیں وه لڑکیوں میں اُلفت کا وجود

۲۸۷

درکار هی جب که هر زماں هم دردي زنده هی کهاں کرے جو ماں هم دردي؟
اس درد کي لڑکیوں سے ملتي هی دوا کرتي هی جو پیري میں جواں هم دردي

۲۸۸

هر عیب هی فرزند کا آنکهوں میں هنر بے نور بهي صورت هی تو هی نورِ نظر
کالا نظر آتا هی تمهیں بچّۂ زاغ کوّے کي نظر میں هی وهي کُحلِ بصر

---

(۱) آئي انگریزی میں آنکهه کو کهتے هیں - اسی لیے نگاه کے مناسب هی *

۲۸۹

فرزندِ رشیــــد ھیں جُواں ھونے کو اعمال سے ھیں آفتِ جاں ھونے کو
ھر فخر سے خانداں میں آئے کو ھی ننگ ھر ننگ ھی فخرِ خانداں ھونے کو

۲۹۰

شادی میں ھی ایک پر قناعت لازم آس ایک سے اخلاص و محبّت لازم
گر دل کو ھی حُسنِ خانہ داری مقصود ھر حال میں ھی حُسنِ رعایت لازم

۲۹۱

مطلوبہ حسین و مہر پرور بھي ھو اخلاق کے عطر سے مُعطّر بھي ھو
کم یہہ بھي نہیں ھی دل فریبي کو مگر کیا خوب ھو گر علم کا زیور بھي ھو

۲۹۲

اخلاق کے ذات میں جو اوصاف رھیں پڑھنے سے خیالات جو شفّاف رھیں
انصاف کے محکمے میں از روے کمال ھر قسم دي بیویاں بٹرھاف (۱) رھیں

۲۹۳

ھی بیوي ھي راہِ زندگاني میں انیس ھی بیوي ھي منزلِ مشقّت میں جلیس
بے چین ھو دل تو ھی مُفرّح معجوں زخمي ھو اگر جسم تو مرھم ھی نفیس

۲۹۴

خوش روئي و خوش پوشي و خوش ترکیبي ھرچند نہ ھو- رکھتي ھو خوش تہذیبي
اَخلاق کي شان ھو اگر شہد فروش ھی شہد کي مکھّیوں سے بڑھ کر بي بي (۲)

۲۹۵

بي بي ھی کمي غمِ فزایندہ کي ھی شکل جہاں میں نامِ پایندہ کي
رکھتي ھی یہہ قُوّت کے ھزاروں کمرے بارک ھی ایہہ فوجِ نسلِ آیندہ کي

۲۹۶

قسمت سے اگر نیک سِیَر ھی بي بي اور علم کا جانتي ھُنر ھی بي بي

---

(۱) بہتر نصف = اصطلاحِ انگریزي میں بیوي کو کہتے ھیں • (۲) بي بي دو بي سے مرکّب ھی اور بي انگریزي میں شہد کي مکّھي کو کہتے ھیں تو ایسي بي بي جو اخلاق کي شان میں شہد فروشي کرتي ھو لفظاً و معنیً ھر طرح شہد کي مکھیوں سے بڑھ کر ھوئي *

بچّوں کے لیے مہد سے لے کالج تک اک آسرا ہي پروفیسر ھی بي دي

۲۹۷

شایاں ھی جوانوں کي ھدایت کرني واجب ھی بزرگوں کي حمایت کرني
معمول ھی لڑکوں پہ عنایت کي نظر ھر عمر کي لازم ھی رعایت کرني

۲۹۸

پان- چھالیا- کتّھا- چُونا سب ھیں دمساز لپٹے ھیں کلوریوں میں اُلفت کے راز
(۱)
اوراقِ محبّت کا یہہ شیرازہ ھی ھو لونگ کي خضر کي طرح عُمر دراز

۲۹۹

حقّہ جو کرے معاشرت میں تایید بیگانہ ھو خویش- ھو قریب اس سے بعید
ھو اس سے مُسافرت میں بھي لُطفِ وطن ھر شب ھو شبِ برات- ھر روز ھو عید

۳۰۰

ھی شوق کي کش مکش سے دل کش ھر کش ھر کش کي کشاکش سے دھواں ھی سرکش
ھی بحرِ مداد میں دمِ نقش کشي حُقّے کي ثنا کا دُودکش عنبر کش

۳۰۱

ھی بہرِ زباں طاقتِ تقریري چاے ھی بہرِ قلم قُوّتِ تحریري چاے
جاڑوں میں ھی کشتِ زعفراں صحّت کو ھر شہر و دیار میں یہہ کشمیري چاے

۳۰۲

پیري میں مٹاتي ھی غمِ پیري چاے رکھتي ھی عجب قُوّتِ تاثیري چاے
معمولي سے تخت پر بٹھا دیتي ھی کشمیر کا بادشاہ کشمیري چاے

۳۰۳

(۲)
چڑتا ھی چُرٹ سے گر تو چُسکي بھي نہ چاہ کر- چاھے ھو نیچہ کہ چلم - داخلِ چاہ
چُسکہ کا ھو چسکا نہ چُرٹ کا چرچا چوگرد ھو چاے چو طرف چاے کي چاہ

۳۰۴

ھی چاے کي سبز پتیوں کي کیا بات گویا ھیں چھپے خضر میانِ ظلمات

---

(۱) لونگ انگریزي میں دراز کو کہتے ھیں - پس اس کی درازيِ عمر کي دعا خالي از لُطف نہیں - (۲) اس میں صنعتِ البتریشن ھی یعني التزاماً ایسے لفظ لاے گئے ھیں جو ایک ھی حرف سے شروع ھوتے ھیں *

دل مُردہ دلوں کے زندہ ہو جائیں گے تقدیر سے گر آبل پڑا آبِ حیات

۳۰۵

بیہودہ شراب پی کے کیوں شور مچاے ؟ اس فتنے سے کیوں نہ اپنی صحت کو بچاے ؟
چاہے کوئی گر تو اس طرح عیش رچاے احباب هوں بیٹھے ہوئے چلتی رہے چاے

۳۰۶

شیریں سُخنی کیا کریں بیٹھے کلال اس شربتِ تلخ سے ہو کیا رفعِ ملال ؟
فتواے خرد سے ہی وہ شی آبِ حرام ہر دَور میں خوں ہی جس کو صحت کا حلال

۳۰۷

ہی شکل سے اپنی یہہ بتاتا کلنر (۱) وہ جو ہی نگاہِ بادہ کش میں گُلِ تر
پینے کا مضایقہ نہیں ہی - لیکن بہتر ہی کہ اس کام کو رکھو کل پر

۳۰۸

جُھولے پہ نشے کے یوں نہ ہر دم جُھولے گرمی نے بُھلایا ہی نہ اس پر بھولے
اس پھولنے سے پھل کی بھلا کیا اُمّید پیشاب سے جس طرح مثانہ پھولے

تفنّن

۳۰۹

جمگھٹ ہی غضب - عجیب ہی یہہ چاہ پنگھٹ دل ڈول ہی اور آس کی رسّی ہی نگاہ
آنکھیں ہیں یہہ دو سفید چاندی کے گھڑے شیشے کے ڈھپے ہیں جن پہ سرپوشِ سیاہ

۳۱۰

پنہاری کے سر پر ہی چمکتا گاگر یا ہی شبِ گیسو میں دمکتا اختر
ہی بس کہ قریب جنّتِ عارض سے کیا دُور اگر یہہ ہی ہو حوضِ کوثر

۳۱۱

پنہاریاں ہیں سر پہ لیے گنگا جل جاتی ہیں چلی کرتی ہوئی سب چھل بل
جُنبش ہی گھڑوں میں اور نہ پانی میں تکان ہر چند کہ بجلی کی طرح ہیں چنچل

۳۱۲

ہی شاهدِ آب کش سے پنگھٹ پہ بہار وہ آب کشی وہ آس میں جُوبن کا اُبھار

---

(۱) ایک مشہور ولایتی شراب فروش *

وہ سر بہ کھڑا - ادا سے گردن میں وہ خم   چنچل دل یہ ادا میں اور وہ چنچل رفتار

۳۱۳

(۱)

اُفتاد کی کچھ خبر نہیں کچھ بے حال   کمرے میں ہم اُس کے جاتے ہیں کہنے حال

یعنی ہمیں اے کشیدہ قامت تو نہ ٹال   دل زلف میں رکھ نہ کوے وچوگاں ہوں بال

۳۱۴

(۲)

مت نام تم اُن تیکھے نینوں کا لو   اُٹھ جائیں تو ھو کے ہاتھ میں برچھی ہو

کہنی صفِ عُشّاق ہی اُس سے رو رو   کچھ تجھ وفا بھی ای کماں ابرو ہو

۳۱۵

(۳)

عاشق کو ھی چرخِ نیلگوں چشم بلا   جب تو سربش ساں نہ چھوڑتے وہ گلو

سوفارِ نگہ کو بھرک ھی دل کی سی   بتلائے سراغِ دل آسے حکم کُلُوا

۳۱۶

(۴)

یک سرمی عشق سے ہیں ہرش آپنے رم   سرتا بہ قدم زمزمۂ شوق ہیں ہم

ہم اُن کی گلی میں جاتے ہیں گو سو بار   صد حیف وہ خواب میں بھی آتے ہیں کم

۳۱۷

کب قاصدِ خوش خرام یار آیا ھی ؟   کب پاس مرے پیام یار آیا ھی ؟

ناصح ترے لب یہ گر کروں جاں نثار   زیبا ھی - کہ اس پہ نام یار آیا ھی

۳۱۸

(۵)

ھیئت میں ہیں وہ گوھرِ دندان اختر   ہیں پرلے ھی درجے کے وہ رخشندہ گُہر

---

(۱) اس رُباعی میں آئینۂ ابہام ولایتی خاکستر سے چمکایا گیا ھی - فال انگریزی میں گرنے کو کہتے ہیں اور ھال کمرے کو - ٹال کشیدہ قامت کو کہتے ہیں اور بال گوے کو -
(۲) یہاں بھی وھی صنعت ھی - لو نلجی - ھو برچھی یا برچھی ھی کا سا کوئی اور آلہ - رو صف - بو کماں - (۳) یہاں بھی وھی بات ھی - بلو ایک شخص کا نام اور نیلگوں - گلو سربش - سی دیکھنا مناسبِ نگاہ - کلو سراغ - (۴) اس میں بھی وھی صنعت ھی - رم ایک قسم کی شراب - ھم زمزمے کی سی آواز - گو جانا - کم آنا - (۵) پرلے میں ضمن اللفظ کا دُرج ولایتی موتی لیے بیٹھا ھی - حسن نمونہ ان دو لفظوں سے بر سبیلِ ضمن اللفظ سن اور مُون یعنی شمس و قمر اُسی ترتیب سے نکلتے ہیں جس ترتیب سے رباعی میں مذکور ہیں - ضمن اللفظ بہ نہ ولایتی صیقل ھی *

اب زیرِ سُہیل ہی تبسّم کي جھلک ہی وجہ حسن نمونۂ شمس و قمر

۳۱۹

ہرکس بہ زبـــانِ مادري حرف زند ویں طرفہ زبـــانِ ما - دري حرف زند
گر خود بہ زبـــان مادري حرف زنم در وصف زبان ما - دري - حرف زند

۳۲۰

تا چند نسیفي ای برادر گلـــہ مند؟ تا چند دریں فکـــر تو باشي در بند ؟
با سوز و گدّاز ساز بر مجمـــرِ صبر برخیز و بیفت و دل بسوزاں چو سپند

۳۲۱

(۱)
ہرنا شدۂ کہ بر نفوس است گراں چوں شد ہمہ آساں ست بی بے جگراں
عُمریست کہ اوست وقفِ بزمِ دگراں ماخوے گرفتہ با دو چشمِ نگـــراں

۳۲۲

(۲)
ہر لحظـــۂ عُمر درغمش صد مُدّت ہر نالـــۂ درد برلبـــم قـــد مُدّت
(۴) (۳)
ہر نامـــۂ شوق بردرش قـــدُرّت ہر جامۂ صبر در برم قد قدّت

۳۲۳

(۵)
ای زلف تو ماربیچ حیـــرت آمیـــز وی روے تو خورشید صفت پرتو ریز
وی فرقِ تو در طریقِ ما دست آویـــز دارم بہ رخت نگاہ حســرت انگیز

۳۲۴

(۶)
نحلـــے کہ نہ داند زرِ قلب منـــي گنجیست بہ کامِ او کہ شہدیست هني
عقلش بہ ضیاءِ ہوش مہریست سني گویند ظریف طبع مُرغیست فني

---

(۱) پہلا شعر متنبّي کے اس شعر کا ترجمہ ہی (شعر) لمّا ما لم یکن من الصعب فی الانفس سہلٌ فیہا اِذا ہو کانا - (۲) کھنیچا گیا - (۳) لوٹا دبا گیا - (۴) چاک کیا گیا - (۵) میز بھول بھلیاں - ماربیچ راہ - ریز شعاعبس" - ریز طُرُق - گبز نگاہِ حسرت و حیرت - یہہ الفاظ بہ سبیلِ ضمن اللفظ نکلتے ہیں - (۶) مني انگریزي میں روپیہ - هني شہد - سني منسوب بہ سن یعني آفتاب - فني منسوب بہ فن بعني ظرافت و خوش طبعي *

۳۲۵

ای در دو جہاں سروِ قدت را مرِفر وز جملہ جہانیاں سرت را سرِ سر

در دیدۂ ما کم از نہالے نہ بود آید بہ نظر اگر خوش آیندہ کمر

۳۲۶

گلگشت ہے غنچہ لب مسوں کو جائز قدّ صِرن بزنِہن فوز الفائز

در راہِ طلب ز بوسہ ہا قافلۂ ہو نائسایی دوز لپس انوائت کسِزا

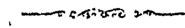
۳۲۷

زیبا ہی کہ ہوں نثار لاکھوں شیلنگ وقتے کہ بہ ناز سر نشینی بر خنگ

قدّ لکِ کا لغصنِ خدّ کالورد تولائک تولت میں ہیو اسے کِس مائی دارلنگ

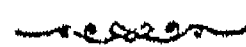
---

(۱) فر انگریزی میں صنوبر - سر جس کا استحقاق نائٹ لوگوں کو ہوتا ہی- کمر آنے والا - اس رباعی میں خیال بر والدنی قلعی ہی - (۲) اپنی زینت کے سبب مُراد والوں کی مُراد ہیں - (۳ کس خوبی کے ساتھہ وہ لب بوسوں کی دعوت کر رہے ہیں - (۴) ایک انگریزی سکّہ اٹھنّی کا مُعادل (۵) تیرا قد ٹہنی کا سا ہی اور گال گلاب کے سے ہیں - (۶) اے میری پیاری مجھے ایک بوسہ دینا پسند فرما *



ایں نامہ کہ خامہ کرد بنیاد

توقیعِ قبول روزیش باد



اشتہار

کتبِ زیرِ ترتیب

(۱) خیالاتِ آزاد کا دوسرا حصّہ متضمّنِ مضامینِ متین و اخلاق آگیں -
تفصیلِ مضامین یہہ هی :—

ع – مربّي بیار و مربّی بخور (سُفارش) مسلمانوں کا افلاس - پرستار پرستي - بنگالے میں شادي سببِ مقدّمہ بازي و خانہ بربادي - ولایت کا سفر اور مسلمان طالب علم - ولایت جانے کا مالیخولیا - میلۂ چھتر - ع - اے ذوق دیکھہ دخترِ رز کو نہ مُنہہ لگا - (مذمّتِ شراب خواري) - ع - پیري میں جواني کے مزے یاد کریں گے - (بُڈھاپے میں شادي) - عشرت هی - آفت هی - مصیبت هی - یا قیامت هی ؟ - (بیویوں کي مظلومیّت) - صوبۂ بہار اور رشوت - بہار کے مسلمانوں میں نکاحِ ثاني - پیرِ من خس است اعتقادِ من بس است - (سریع الاعتقادي) - حُکّام رس اور نام ور بنّے کا شوق - هر کارے و هر مردے - فاجرہ عورتوں کي مُحبّت اور اُس کے نتائج - کلکتّے میں مسلمانوں کے هوٹیل کي ضرورت - جیسا دیس ویُسا بھیس - جان بھي نثارِ عیش هی - ایک مسلمان انگریزي داں طالب العلم کے زمانۂ تحصیل کے حالات و خیالات - بعض میاں جي بھي غضب کے هوتے هیں - میراثن - عالي خانداني - مُفت را چہ باید گفت - تونے کسبي هوکر کیا پایا ؟ لعنۃ اللّٰہ علی داخل النّسب و علی خارج النّسب - لباسِ انگریزي کے فوائد - دعوت هی یا عداوت هی؟ - پان بھي بے اعتدالیوں سے آفتِ جاں هی - حُقّہ حاضر هی - دل لگي - سلام *

(۲) نوابي دربار – ایک سادہ لوح نواب کے دربار میں وکیل مُختار اور اسي قسم کے اور اهل معاملہ کی دست بُرد - پیرایۂ ظرافت *

(٣) نوابي کهيل - کلکتّے کے هر حلقے کے چاقے پرزوں کي خوش فعليوں کي ایک موثّر اور دل کش تصوير- بپیرایۂ ظراوت *

يهه تين کتابيں صاحب خيالاتِ آزاد کے قلمِ آزاد رقم سے هيں *

(٤) فسانۂ سوزن - ایک انگریزي تعليمي ناول کا ترجمه *

(٥) لطائفِ نجفي کتاب کاهے کو سندِ زعفراں هے - اور کيوں نه هو که اس ميں تمام وہ لطائف مندرج هيں جن سے همارے شهر کے زنده دلي کے مشہور پروفيسر جناب مير نجف علي صاحب نذر اپني مجالس کو شگفته رکھتے هيں - مير صاحب شگفته مزاجي - زنده دلي - حاضر جوابي اور بذله سنجي ميں اپنا نظير نهيں رکھتے - لوگ دور دور سے صرف ان کي باتيں سننے آتے هيں - اور ان کي جبلّي شوخ طبعي سے لطفِ وافر اُٹھاتے هيں - مذاقِ شعر و سخن بھي خاصه هے - اشعار ميں مير سوز کے سے چوچلے اور تيور رهتے هيں - ایک مشہور شوخ طبع نے ان کي نسبت کیا اچّھي راے ظاهر فرمائي که جس طرح ميرانيس اور ميرزا دبير وغيره ميں مرثيه کهتے کهتے يهه کمال پيدا هوگيا تها که جب چاهتے ایک نیا مرثیه کهه ڈالتے - بيسيوں چهرے لکھے پڑے هيں - سراپا کي بھي کمي نهيں - تلوار اور گھوڑے کي تعريف کے بند بھي هر بحر ميں بکثرت موجود - صرف تھوڑے اهتمام کي ضرورت هوتي تھي - يهي حال مير صاحب کا لطائف ميں هے - تھوڑے اُلٹ پهير ميں هر وقت ایک نیا لطيفه گھڑ ليتے هيں - طبيعت کاهے کو کل هے - جتنے لطيفے چاهو ڈهال لو- بعض قدرداں احباب کے اصرار سے مير صاحب نے خود ان لطيفوں کو قلم بند کيا هے - چھوٹے بڑے سب ملاکر کئي سو هيں - شروع ميں اُن کي مختصر سوانح عمري بھي هے - سوانح عمري بھي خالي از لُطف نهيں *

(٦) نظير نامه - اس کتاب ميں نظيرِ اکبر آبادي کي مفصّل سوانح عمري اور اُس کي تصنيفات پر محقّقانه راے اور اُس کا بيش قيمت منتخب کلام مندرج هے - اکثر حصّے اس کے مرتّب هوگئے هيں - مگر هنوز سلسلۂ تحقيق و تلاش جاري

میں اُن حالات اور کلام کو قبول کرسکتا ھوں بہ شرطے کہ لکھہ کر عنایت فرمائیں - سفر - اولاد - مربّي و احباب - مُرشد و اُستاد ان اُمور کے متعلّق زیادہ امداد درکار ھی - کسي قدر لطائف کي بھي ضرورت ھی *

سیرتِ خُسروي

یعني

سوانحِ عمري حضرتِ امیر خسرو دہلوي

(۷) مجھہ کو مدّتوں سے حضرت امیر خسروِ دھلوي کے حالات و خیالات کو سوانحِ عمري کے پیرایے میں مرتّب کرنے کا خیال ھی مگر مشاغلِ شتّی کي جہت سے فرصت حکمِ عنقا رکھتي ھی اس لیے آج تک اس امرِ خطیر کي انجام دھي پر قادر نہیں ھوسکا - بہرحال تھوڑا بہت جس قدر بن پڑتاھی وقتاً فوقتاً کیےجاتا ھوں - نوٹ کرتے کرتے مضامین جو جمع ھوگئے ھیں اُن کي مِقدار کچھہ کم نہیں ھی - لیکن بعض مضامین کے لیے کسي قدر کتابوں کي ضرورت ھی - حضرت امیر خسرو کے حالات میں لکھا ھی کہ آپ کي خاص تصنیف سے کوئي ننانوے کتابیں ھیں اعدادِ اسماء حُسنیٰ کے برابر - ان میں سے جو متداول ھیں اکثر بہم پہنچ گئي ھیں - صرف یہہ چند کتابیں نہیں ملیں جن کي سخت تلاش ھی - دواوینِ خمسہ میں بقیۂ نقیّہ اور وسط الحیٰوۃ - مثنویوں میں نُہ سپہر اور تغلق نامہ - اور سات شعر کي مثنوي بحرِ طویل میں - رسالوں میں فنِ معمّا اور فنِ موسیقي کے رسالے - نثر میں گلستاں کا جواب - علاوہ بریں ھندي کلام کا مجموعہ - مقالہ خلفاے اربعہ کے احوال میں - انشاے امیر خسرو - جواھر البحر - پنج گنج - جو صاحب ان کتابوں کا پتا ارشاد کریں گے یا بشرطِ وجود کچھہ دنوں کے لیے اپنے کتب خانے کا نسخہ عاریۃً عنایت فرمائیں گے کمال اعانت فرمائیں گے - جن زندہ دل حضرات کو حافظے کي قُوّت اور تفحّص و تلاش کي گُدگُدي نے حضرت امیر کے سوانحِ عمري کے متعلّق لطیف اور دل چسپ حکایات اور پُر مذاق نادر لطائف اور دل آویز دوھروں مُکرنیوں

بھدایئوں دو سخنوں ڈھکوسلوں وغیرہ کا مالک بنایا ھو اُن کي بھي نظرِ لطف کا طلبگار ھوں -

کتب کامل الطبع جو فروخت کے لیے موجود ھیں

(۱) موعظۂ حسنہ - جناب مولوي محمّد نذیر احمد صاحب خان بہادر کے اصلي مکتوبات نصیحت آیات کا ایک دل چسپ مجموعہ - قیمت ۸ آنہ

(۲) فسانۂ مبتلا الملقّب بہ محصنات - تعدّدِ ازواج کي بُرائیاں ایک دل کش قصّے کے پیرایے میں - قیمت ۸ آنہ

(۳) ابن الوقت - نئی روشني والوں کے خیالات کا خاکہ - ایمان کا مصقلہ - نہایت پر لطف اور عبرت انگیز قصّہ - قیمت عصہ

(۴) ایامیٰ - بیواؤں کے آنسو پونچھنے کا رومال - نکاحِ ثاني کي نسبت الثاني خیال - قصہ مگر عقل کي باتوں سے مالامال - قیمت عصہ

(۵) مایغنیک فی الصرف - مسائلِ صرفِ عربي - عام فہم اُردو عبارت میں قیمت ۸ آنہ

(۶) چند پند - اخلاقي اور مذہبي مضامین مبتدیوں کے مفیدِ حال - قیمت ۸ آنہ

(۷) منتخب الحکایات - اخلاقي حکایات بطرزِ امثالِ لقماں - قیمت ۸ آنہ

(۸) مبادی الحکمۃ - مسائل منطق بہ طرزِ جدید و عبارتِ سلیس اُردو زبان میں - قیمت ۸ آنہ

یہہ آٹھ کتابیں جناب مولوي محمد نذیر احمد صاحب خان بہادر مصنّفِ مشہورِ دھلي کي تصانیفِ لطیف سے ھیں - زبان سب کي اُردو ھی -

(۹) ردِّ نیچري مذاھبِ دھریں کا محقّقانہ - مورّخانہ - اور مدبّرانہ رد - زبان اُردو - قیمت ۸ آنہ

(۱۰) مقالاتِ جمّالیہ مضامین مفید اصلاح اخلاق و عادات و ترغیبِ علوم و فنون و اشاعتِ تمدّن بہ طرزِ جدید - زبانِ فارسي نہایت شُستہ و رُفتہ - قیمت ۸ آنہ

یہہ دو کتابیں حضرت مولٰنا سیّد جمال الدین حسیني کي تصانیفِ لطیف سے ھیں -

(۱۱) طبّی قانونِ عدالت - (مڈیکل جورسپروڈنس) عدالتِ دیوانیی و فوج داری میں جن طبّیی اُمور کیی بحث پیش ہوتیی ھی اُن کا نہایت عام فہم شافیی بیان حسب منشاے گورنمنٹ جناب ڈاکٹر مولویی اصدر علیی خاں صاحب نے جناب ڈاکٹر راے کنھائیی لال دے صاحب سی۰ آئیی ۰ ای۰ کیی کتابِ بنگلہ سے زبانِ اُردو و ناگریی میں ترجمہ کیا - چھاپا ٹائپ - قیمت ۴؎

(۱۲) فسانۂ خورشیدیی - دو طالب اور دو مطلوب کا ایک نہایت نصیحت خیز اور فرحت بخش قصّہ - اس سے تعلیمِ نسواں - نکاحِ ثانیی - ذمّہ داریِ شادیی - تمدّنِ جدید - پابندیی مذہب وغیرہ کا عمدہ سبق حاصل ہوتا ھی - مجلّد باتصویر ۱۰؎ - غیر مجلّد بے تصویر ۸؎ -

(۱۳) دیوانِ آزاد - حضرت مولٰنا سیّد محمود صاحب آزاد جہانگیر نگریی کے فارسیی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ - قیمت ۱۰ آنہ

(۱۴) مسدّسِ آزاد - حضرتِ ممدوح کا فارسیی مسدّس قاآنیی کیی روش میں - ابر و باراں و باغ و بہار کیی کیفیّت - حکمت خیز آغاز عبرت انگیز انجام - قیمت ۱ آنہ

(۱۵) خلاصۃ العلاج - فنِ ہومیاپتھیی - بارہ دواؤں سے معمولیی بیماریوں کا علاج - قیمت ۱۲ آنہ

(۱۶) علاج السّیلان - فن قابلہ - سیلانِ خون قبل و بعدِ ولادت کیی نہایت شافیی و کافیی تحقیق - قیمت ۴ آنہ

(۱۷) رازِ سربستہ - ایک انگریزیی دل چسپ ناول کا ترجمہ - قیمت ۱۰ آنہ

ایک قیمتی انگشتریی نہایت تُحفہ مفت ہاتھہ آتی ھی
حضرت آزاد کا کلامِ معجز نظام

ڈھاکے کے مشہور شوخ طبع اور نامور شاعر اور رئیس مولویی سیّد محمود آزاد کا فارسیی اور اردو کلامِ بلاغت نظام جس کا اشتیاق صاحب مذاق سخن سنجوں اور سخن فہموں کو ایک زمانے سے تھا اب زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر نظر افروزیِ اہلِ نظر کے لیے طیّار ھی اور مشتہر کے پاس سے بقیمتِ ذیل مل سکتا ھی *

جو صاحب دیوانِ آزاد اور مسدس آزاد دونوں کی خریداری فرمائیں گے بہ طورِ هدیۂ محقر ایک نہایت خوبصورت قیمتی انگستری بھی کتاب کے همراہ پائیں گے *

سوانح عمری مولٰنا آزاد

نئی قسم کی لالٹین - جس میں نئی روشنی کا چراغ روشن هی - کس کس بلا کے جھونکے آتے هیں مگر گُل نہیں هوتا - یہہ لالٹین مصنّفِ خیالات آزاد کے خاص کارخانے کی بنی هوئی هی - ظرافت اور فصاحت تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگری سے لگائے هیں کہ هر شخص اُس میں اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی دیکھہ سکتا هی - قیمت ۱۲ آنہ - محصول ڈاک ۱ آنہ - منی آرڈر کمیشن ۲ آنہ

کتابیں ڈھالنے کی ، ایک نفیس علمی کل

بعض قابل احباب نے جن کو انگریزی - عربی - فارسی - اُردو چار زبانوں میں اعلیٰ درجے کی لیاقت حاصل هی اس خیال سے کہ تا وقتے کہ تمام موجودہ علمی سرمایہ اپنی زبان میں فراهم نہ هو قوم ترقّی نہیں کرسکتی ایک خاص (دفترِ ترجمہ) کھولا هی - میں اس دفتر کا سکریٹری هوں - منشا اس کا یہہ هی کہ قابل اهلِ دول اور اولوالعزم اربابِ مطابع اس دفتر کی وساطت سے مختلف علوم و فنون کی کتابیں مختلف زبانوں سے بہ اداے اُجرتِ مناسب زبانِ اُردو میں ترجمہ کرائیں اور پھر اپنے هی صرف سے طبع کراکر مُلک میں شائع فرمائیں - ضروری فصاحت - عام فہمی عبارت - دل نشینیِ اصطلاحات - برجستگیِ اختراعات اور دیگر لوازمِ حسنِ ترجمہ کا پورا اهتمام هی - اُجرتِ ترجمہ حالتِ کتاب پر موقوف هی - تصفیہ اس کا خط و کتابت سے هوسکتا هی - بخیالِ موجودہ مذاق مُلک شاید کتبِ قصص (ناول - سفر نامے - رومانس - ڈرامے) اور بعض کتبِ اخلاق و تاریخ ترجمے کے لیے زیادہ موزوں هیں اور ان کے ترجمے کی اُجرت بھی چنداں زیادہ نہیں -

المشتہر

سیّد محمّد عبدالغفور شہباز بہاری - لائبرری لین - چوهٹّہ - باقی پور - پٹنہ

یہاں تک اور بس یہیں تک میرے اشتہارات هیں - آگے اَوروں کے هیں -

رسالۂ رفع الاشتباہ عن صفات اولیاء اللہ

اولیاء اللہ رح کے خط و خال کے معاینہ کرنے کا آئینہ - کرامات و خرق عادات کے دیکھنے کا بلند زینہ - خانقاہوں کے خلوت نسینوں کی عینی توجّہ کے قابل - پیری ومریدی کی کشتی کھینے والوں کے لیے مُراد کا ساحل - اولیاء اللہ کے پہچاننے کی دوربین - صُلحا و اشقیا میں مابہ الامتیاز عمدہ مشین - گلِ تصوّف کا خوش بو عرق - وحدتِ شہود و وحدتِ وجود کی تحقیقات کا نافع سبق - وہ تبّرک جو مقدّس محققّوں کی مجلس میں بٹتا ہی - وہ تیغ جس سے بے ادب بڑ ہانکنے والوں کا سر کٹتا ہی - وہ شاہ راہ جس سے لڑکا لڑکی مانگنے کی بڑی درگاہ نظر آتی ہی - وہ جذبی کیفیّت جو مجذوبوں کو راہِ سلوک بتلاتی ہی - زبان اُردو فصیح و عام فہم میں قلم بند ہی - واعظوں اور خلوت نشینوں کے لیے نہایت سودمند ہی -
ضخامت ۱۲ جز قیمت ۱۲ آنہ

المشتہر

مولوی حکیم ابو المجد عبد الصمد بہاری - کمپ دانا پور - جامع مسجد

ربڑ کا چھاپہ خانہ

سارھے چار روپیہ میں

کوئی دفتر - محکمہ - عدالت - کارخانہ اس ضروری چیز سے خالی نہ رہنا چاہیے - اہلِ قلم کا معین و مددگار - بہت آسان - کوئی جھگڑا نہیں - جس زبان میں چاہیے معمولی کاغذ پر لکھہ کر پریس کے ربڑ پر چسپاں کردیجیے - فوراً سب حروف ربڑ پر اُتر آئیں گے - اُسی دم بلا امداد کسی کے سو پچاس کاغذ چمک دار حرفوں میں چھاپ لیجیے - مختصر و سُبک - ہردم ساتھہ رہ سکتا ہی - مکمل ربڑ پریس تقطیع طول ۱۲ × عرض ۸ انچ کی قیمت سارھے چار روپیہ ـــ ایضاً کلاں

تقطیع ۱۵ × ۱۰ انچ کي سات روپیه محصول ڈاک ڈیڑھه و دو روپیه ــــ

المشتهر

مبارک حسن تاجر و مهتمم کشف الاخبار بمبئي -

☞ فهرست اشیاے نادره طلب فرمانے پر ارسال هوگي -

اشتهارِ مطبعِ سیفی لاهور

اخبار رهبرِ هند جو هفته میں دو بار شائع هوتا هی اور جس میں هر قسم کے مفیدِ عام مضامین کے علاوه سب دنیا کي تازه اور ضروري خبریں بکثرت درج هوتي هیں - اس کی پیشگي سالانه قیمت مع محصول حسب ذیل هی :ــــ

گورنمنٹ و سلاطین و والیانِ ریاست للعه جاگیر داران و دیگر اهلِ ثروت سه

چهه هزار سال سے کم آمدني والے عــه تین هزار سال سے کم آمدني والے عــه

ایک هزار سال سے کم آمدني والے عــه تین سو سال سے کم آمدني والے اور طالب علم لعه

دفتر دهلي پنچ پولیٹیکل سپاهی تجارت گزٹ لاهور

اِس دفتر کے قدیمي اخبار دهلي پنچ کے معاونین کو پندره روز کے بعد دو اخبارات پولیٹکل سپاهي و تجارت گزٹ لاهور مفت پهنچتے هیں - جن میں هر قسم کے مفید اشتهاروں کي قابلِ قدر اشیا کے اشاعت هوتي هی - اور اشتهار دینے والوں کي مشتهره چیزوں کو کمیشن پر فروخت کیا جاتا هی - دهلي پنچ میں جو اشتهار مشتهر هوتے هیں - اُن کي اُجرت حسب ذیل هی :ــــ

ایک ماه سے کم ایک آنه في سطر - ایک ماه سے ۳ ماه تک ۹ پائي في سطر - ۳ ماه سے ۶ ماه تک ۶ پائي في سطر - ۶ ماه سے ایک سال تک ۳ پائي في سطر -

اُجرت سب سے پیشگي - جو صاحب چاهیں ایک پرچه دهلي پنچ پریس لاهور کے پتے سے منگوالیں - اپني ضرورت کے موافق هر ایک چیز اس دفتر سے پاسکتے هیں *

کلاں - شمائلِ شریف معرّی و مترجم جس کا اشتہار فی غلطی ایک اشرفی یا دس روپے نقد - جواهر القرآن مترجم - تفسیرِ جلالین مع کمالین - ترمذی شریف مع شمائل نبوی - شمائلِ ترمذی - مشکوۃ شریف محشّی - ماثبت بالسنۃ مع ترجمۂ اُردو - تسهیل شرح چهل حدیث منظوم - اصول الشاشی محشّی - کشف المبهم شرح مسلّم الثبوت - ترکیب الصلوۃ - رفاہ المسلمین ترجمۂ اُردو مسائلِ اربعین - کنز الفرائض ترجمۂ اُردو - سراجی و شریفی - مراح الارواحِ محشّی - ضریری محشّی - هدایۃ النحو محشّی - کافیه مع شرح فارسی - شرحِ سُلّم بحر العلوم - قطبی شرحِ شمسیه محشّی - تسهیل الدراسه شرح دیوان حماسه - حُمّیاتِ قانونِ شیخ - سبع شداد محشّیٰ مع اشکال - اوقلیدس مقالۂ اولیٰ محشّی - کریم اللّغات - منتخب النفائس - محاوراتِ هند مع امثال - تاریخ الخلفا عربی مع حلِّ لغات - سرور المحزون - نخبۃ الفکر محشّی - قصیده اطیب النّغم فی مدح سید العرب والعجم - مجموعۂ یاقوتی - قرابادین ویدک - تاریخ بیت المقدس - کارنامۂ ترک - فصل الخطاب - نتیجه درجواز عرس و چهلم و نتیجه اصباح الحق الصریح - رسالۂ حقّه - انصاف مع ترجمۂ اُردو ارشاد الطالبین - سراج السالکین - هدایۃ الطالبین - کشکولِ کلیمی - صراطِ مستقیم فارسی - ذکر الشهادتین - مظهر الاسلام - نصاب خسرو - منتخب الحکایات - چند پند - مرآۃ العروس - بنات النعش - توبۃ النصوح - فسانۂ مبتلا - مبادی الحکمه - نور العینین - توثیق الکلام - حُجّۃ الاسلام - مکتوبات شیخ عبد الحق - تحذیر الناس - تصفیۃ العقائد - موطّا امام مالک - تلخیص المفتاح - مرقاۃ - میر قطبی *

المشتهر

محمد عبد الاحد - مطبع مجتبائی - دهلی

(۴) سریر کُندن - یہہ دوا آتشک کي هی - کیسي هي سخت قسم کي هو سوله خوراک میں صاف - دوسري هي خوراک میں زخم انگور - سمّیت مرض کافور - دوا کے تمام هوتے هوتے سریر کندن - بدن چندن - قیمت ۲ ا خوراک مع محصول ڈاک لله

(۵) حبوبِ خلش ربا - یہہ گولیاں ایک جوگي سے هاتهہ آئي هیں - مُدتوں ان کا امتحان کیا گیا هی - کبهي ان کو فیل هوتے دیکها هي نہیں - کسي قسم کا سوزاک هو پُرانا - نیا - قرحہ پڑا هوا - صرف چهہ خوراک میں جڑ سے اکهڑ جاتا هی - اور مزہ یہہ کہ پهر کبهي عَود نہیں کرتا - هزاروں چٹهیاں اس کي شہادت میں موجود هیں لیکن بخیالِ رازداري اُن کي اشاعت خلافِ مصلحت هی - قیمت ۲ خوراک مع محصول ڈاک - سے

ان کے علاوہ اور بهي بہت سي مجرّب دوائیں هیں - جن صاحبوں کو جس قسم کي شکایت هو مطّلع فرمائیں - یہیں سے اُس کي تدبیر کردي جاے گي - اور رازداري میں کمال مبالغہ ملحوظ رہے گا - خاطر جمع رہے - فقط

المشتہر

خادم الاطّبا سیّد محمّد هاشم - سبزي باغ - باقي پور - پٹنہ

درکار هی

دمے کا پُرانا مریض - جس کو کسي دوا نے فائدہ نہ بخشا هو - دوا ملا هوا تنباکو میرے هاں سے منگواے - فقیر کا بتایا هوا نسخہ هی - روز چهہ سات چلم پیے - چلّے بهر میں پوري طرح اچّها هو جاے - پهر کوئي شکایت رہ جاے تو میرا ذمّہ - چلّے بهر کے تنباکو کي قیمت عسہ

المشتہر

منگلي خاں لوهاني - لائبریري لین - چوهٹا - باقي پور